New Era Magazine

زندگی تجھ سے گلہ نہیں

بقلم عائشہ جبین

NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

زندگی تجھ سے گلہ نہیں

از عائشہ جبین

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اللہ اکبر اللہ اکبر موذن کی آواز فضا میں چاشنی گھول رہی تھی اس صدا پر لبیک کہتے ھوئے سارے نمازی مسجد کارخ کر رہے تھے وہ بھی اپنے مامعمول کی طرح بیدار ھوگی ھی ساتھ سورہی فضا کو جاگا کر وہ وضو کرنے چلی گی نماز پرھنے کے اب اس کارخ کچن کی طرف تھا ناشتہ بن گیا آپی فضا سکول یونفارم میں تیار ھوکر کچن کے دروازے پر کھڑی پوچھ رہی تھی جی میری گڑیا آپ چلو ماموں مامی کو بولو آجائے ناشتے کے لیے عشا نے ٹیبل پر ناشتہ لا گتے ہوئے جواب دیا اوکے آپی ✌ابو امی آجائے ناشتے کے لیے سہیل صاحب جو اخبار پرھ رہے تھے اخبار فولڈ کرکے کھڑے ھوئے چلو بیگم جی یہ منظر سہیل صاحب کے گھر کا ھے جہاں ان کے دو بچے 12 سالہ فضا اور 10 سالہ وسیم اور انکی بیگم شہناز بیگم اور عشا رہتے ھیں عشا f سہیل صاحب کی مرحومہ بہن کی بیٹی ھے جو ان کے ساتھ رہتی ارو کی اسٹوڈنٹ ھے چلو بچوں جلدی ناشتہ کرو پھر آپ لوگوں کو sc سکول اور عشا کو کالج ڈراپ کرو ارو میں آفس اور آپکی امی اپنے کام کو لگ جائے ہمارے جانے کے بعد سہیل صاحب آخری بات شرارت

سے بولے جس پر انکی بیگم نے ان کو جن نظروں سے عشا نے بامشکل اپنی ہنسی روکی امی نے کیا کام کرنا سب کام تو عشا آپی نے کرلیا ھے وسیم سکول بیگ اٹھاتے ھوئے بولا کیونکہ عشا کالج جانے سے پہلے گھر کے سب کام کر کے جاتی تھی بیٹا جی سب سے ضروری کام تو آپکی امی نے ہمارے جانے کے بعد کرنا ہے سہیل اپنی ہنسی روکتے ھوئے بولے وہ یہ کہ وہ اپنی پسند کاڈرامہ دیکھے گی بس کردیں سہیل صاحب آپ ہر وقت ہی شروع ھوجاتے ھیں اب جائیں بچوں کو دیر ھورہی ھے آپ کی وجہ سے شہناز بیگم غصہ کرتے ھوئے بولی اچھا مامی ناراض نہ ھو ماموں مزاق کررہے ھیں عشا نے مامی کے گلہ میں بازو ڈال کر بولا اچھا جاو اللہ حافظ شہناز بیگم بچوں کو پیار کرتے ھوئے بولی اللہ حافظ امی وسیم اور فضا ایک ساتھ بولے اور گھر سے نکل گے سب کے جانے کے بعد وہ گیٹ بند کرکے اندر چلی گی اب انہوں نے اپنا پسند یدہ ڈرامہ دیکھنا تھا

****

آگی ھو ابھی بھی نہ آتی اتنی دیر سے تمھارا ویٹ کررہی تھی میں عشا ابھی کالج میں داخل ھوئی تھی کہ عنایہ نے اس کو سنانے لگی صبر تو کرو عنایہ پہلے ماموں فضا اور وسیم کو سکول ڈارپ کرتے ھیں پھر مجھے اور پھر خود آفس جاتےھیں اتنا ٹائم تو لگ جاتا ھے عشا بولی اور میں نے تمھیں کتنی بار بولا ھے تم میرے ساتھ آجائےے کرو وہ بھی تم سے نہیں ھوتا میڈیم نخرہ ہی بہت ھے عنایہ منہ بناتے ھوئےے بولی یہ نخرہ نہیں اصول ھے میری جان اور میری وجہ سے ایسے ہی پریشان ھوگی ارو تمھیں روٹ بھی لمبا ھوجائےے گا وہ رسان سے بولی تم اور تمھارے اصول اور کوئی بات نہیں روٹ لمبا ھو جائےے گا تو مزہ آئےے گا عنایہ بولی پتا کیا ہے تمھارِے گھر والے ٹھیک بولتے ھیں تمھارے بارے میں عشا بولِ کیا عنایہ نے آنکھیں گمائیں کہ تمھارا کچھ نہیں ھوسکتا عشا کی بچی اب کالج کے گراؤنڈ میں عشا آگے اور عنایہ اس کے پیچھے تھی

*****

کلب میں پارٹی اپنے عروج پر تھی مگر وہ سب سے لاتعلق بیٹھا تھا اس کو یہاں ھونے والی کسی بھی سرگرمی میں کوئی ی انٹرسٹ نہیں تھا وہ ناجانے کس سوچ میں گم تھا کیا حال ھے جناب اکیلے کیوں بیھٹے ھو جبران نے شہریار کے کندھا پر ھاتھ رکھتےھوئےے سوال کیا کچھ نہیں بس یسے ہی ابھی بھی نہیں مانی تیری وہ پلیز یار وہ بولا اور اٹھ کر باہر چلا گیا اور کافی دیر تک یونہی گاڑی سڑکوں پر گومتا رہا آخر 3 بجے کے قریب وہ گھر داخل ھو ا اور اپنے کمرے میں جا کر جوتوں کے ساتھ ہی بستر پر سو گیا

****

وہ صبح دیر تک سونے کے بعد 10 بجے اٹھا تھا فریش ہونے کر نک سک تیار ہوکر آفس جارہا تھا کہ خدیجہ بی کی آواز پر پلٹا تھا شہریار

میاں ناشتہ نہیں کرنا آپ نے رات بھی بہت دیر سے گھر آئے تھے
چوکیدار نے بتایا جی خدیجہ بی کچھ کام تھا اور ناشتے کا موڈ نہیں ھے
آپ فکرنہ کریں میں آفس میں کچھ کھالوں گا شہریار نے خدیجہ بی کے
ہاتھ پکڑکر جواب دیا ٹھیک ھے بیٹا جیسی آپکی مرضی لیکن کھا ضرور لینا
بچے وہ فکرمندی سے بولی جی ضرور وہ اللہ حافظ بول کر آفس روانہ
ھوگیا خدیجہ بی شہریار ملک کے گھر کی پرانی ملازمہ تھی اور شہریار کی
والدہ کی وفات کے بعد انہوں نے شہریار اور اس کی بہن کو پالا تھاا وجہ
سے شہریار انکی ایک ماں کی طرح عزت کرتا تھا اور سب ان کی بہت
عزت کرتے تھے شہریار کے والد اکرم ملک بھی ان کی بہت عزت
کرتے تھے اتنے بڑے گھر میں 2 لوگ ہی تھے باقی نوکر مالی وغیرہ
اپنے کام کے بعد اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے اکرم ملک اور ان کا
بیٹا شہریار خدیجہ بی ھوتے تھے جب کہ ان کی بیٹی وشمہ شادی
کےامریکہ جاکر ایسی بسی سال کے بعدہی باپ بھائی کو ملنے آتی تھی
اور جب وہ آتی تب گھرمیں اسکے 3 بچوں کی خوب رونق ہوتی وشمہ
کے جڑاوں 2 بیٹے عالیان اور دانیال اور 1 بیٹی مریم تھی

*****

وہ دونوں کالج کی کینٹن میں بیٹی تھی عنایہ تم اپنا بچپنا کب چھوڑو گی عشا نے سموسوں سے انصاف کرتی عنایہ کو بولا کیوں میں نے کیا کردیا ھے اب جو تم پھر شروع ہوگی ہو محترمہ عشا عنایہ منہ بناتے ہوئےے بولی کل تم نے مامی کو کیا بولا تھا کہ وہ اب میری شادی کر دیں اس بات کا کیا مطلب تھا بھلا عشا نے گھور کر دیکھتے ہوئےے عنایہ سے پوچھا تو کیا تم ساری زندگی مامی ماموں کے سینے پر بھنگڑا ڈالوگی جو اسطرح بھڑک رہی ھو ایک بات ہے جو کردی مامی کو ان کو فکر ہوتی ھے تمھاری وہ ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئےے بولی اور جیسے تم حیقیت نہیں جانتی یہ اتنا آسان ہے کہ تم اور مامی بولو گی اور میری شادی ہوجائےے گی وہ تلخی سے بولی کیوں تمھاری شادی ہے کے کوئی راکٹ سائنس جو اتنی مشکل ہے پتہ نہیں کیا ہے تمھیں جو نخرے دیکھا رہی ہو شادی کے لیے کیا چاہیے ہوتا ہے ایک ہینڈسم بندہ جو ہمارے کالج کے باہر موجود ہوتا ہے ہر روز کالج آف

ہونے کے بعد یہ الگ بات ہے کہ وہ تمھیں نظر نہیں آتا یہ تم خود نہیں دیکھتی افوہ کتنا فضول بولتی ھو تم چلو کلاس کا ٹائم ھو گیا ہے وہ آفس کے کام میں بری طرح بزی تھا ایک کے**********

بعد ایک میٹنگ وہ ابھی اپنے کیبن میں آیا تھا چیر پر ٹیک لگا کر آنکھیں بندکرکے وہ اس دشمن جان کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ درازہ ناک ہوا می آئی کم ان سر اس کے مینجر نے آنے کی اجازت مانگی جی آئےے شیراز صاحب وہ سیدھا ہوکر بیٹھا سر یہ فائل اس پر آپ کے سائن چاھیے تھے ٹھیک دیں وہ سائن کرکے گھڑی دیکھتے ہوئےے بولا شیراز صاحب اور کوئی میٹنگ تو نہیں ھےاصل میں مجھ ایک ضروری کام سے جانا ھے اگر ھے تو کینسل کردیں یہ پھر بابا بولے دیں وہ دیکھ لینے گے نہیں اور کوئی میٹنگ نہیں ہے آپ تسلی

وہ رش ڈرائیو کرتے ہوئےے اپنی منزل پر آگیا تھا اب سکون سے

گاڑی سے ٹیک لگا سن گاسز لگا کر اس دشمن جان کا انتظار کر رہا تھا یہ اس کا روز کا معمول تھا یہاں وہ روز مقررہ پر آتا تھا جیسے کوئی سوالی کسی درگاہ یا دربار پر اپنی منت کے لیے جاتا ہے کہ کبھی تو اسکی منت پوری ہوجائےے گی شہریار بھی جانتاتھا کہ اسکی مراد بھی ایک دن بر آئےے گی

❤️❤️❤️❤️i❤️❤️❤️

بیل ہوتے ہی وہ جلدی سے کلاس سے نکل رہی تھی کہ عنایہ نے اس کو روکا کیا ہے کیا تمھارے پیچھے کتے لگ گ ئ ے ھیں جو یوں بھاگ رہی ہو کالج آتی دیر سے ہو جانے کے لیے پر لگ جاتے ہیں تمھارے وہ تیز تیز چلتے ہوئ ے نان اسٹاپ بول رہی تھی خاموش ہو جاو عنا مجھے کیا پتہ تھا تم ابھی نہیں گی اور میرے ساتھ جاو گی عشا گیٹ پر روک کر بولی اور سہیل صاحب کی گاڑی کو دیکھنے لگی مامی نے کھانے پر مدعو کیا ھے مجھے عنایہ بولی اور بات سنوں جس کی وجہ سے تم جلدی کر رہی ہو وہ اپنے وقت سے پہلے آگے ھونگے تو مہربانی کرو اور تمیز سے چلو تمھارے اسے طرح کرنے وہ چلے نہیں

جائیں گے اب تم ایک لفظ بولی تو تم مار کھاو گی مجھ سے اور تمھارے وہ شہریار بھائی ی ان کی تو کسی دن ایسی خبر لوں گی کہ یاد کریں گے وہ عشار وک کر اسکو تنہبی نگاہوں سے دیکھتی ہوئے بولی تم ایسا کر ہی نہ لوں چلو وہ دیکھو ماموں وہ اس مذاق اڑاتے ھوئے سڑک پار کر کے گاڑی میں بیٹھ گی اور تھوڑی دور سے کسی کی آنکھوں نے یہ منظر بنائے پلکیں چپکائے دیکھا تھا کیونکہ پھر سے یہ منظر دیکھنے کے لیے اس کو کل تک کا انتظار کرنا تھا اور یہ انتظار بڑا جان لیوا ہوتا ہے ******* جاری ہے

از قلم عائشہ جبین#

زندگی تجھ سے گلہ نہیں#

قسط4

وہ گھر میں داخل ھوا لاونج میں جبران بیٹھا تھا اور ٹی وی دیکھ رہا تھا آگیا شہزادے میں کب سے تیرا ویٹ کر رہا تھا کر آیا دیدار یار ھو گی تسلی میرے یار کو اب کل تک سکون رہے گا ان شاءاللہ وہ T V بند کرتے ہوئے بولا شہریار آصوفے پر گرنے کے انداز

میں بیٹھتا تھا ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے بولا اپنے گھر سکون نہیں ہے تجھے جو یہاں اس وقت آدھمکا ہے کیا کرنے آیا ہے انسان اپنے گھر سکون کرنے آتا ہے پر تیرے ہوتے ہوئے یہ ممکن نہیں وہ تھکے ہوئے انداز میں بولا اچھا یہ بتا تو اس سے صاف صاف بات کیوں نہیں کرتا کہ تو اس کو کتنا پسند بلکہ محبت کرتا ہے جبران اب سنجیدہ ہو کر بولا بولا ہے بہت بولا ہے پر وہ نہیں سمجھتی پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے اس کا اعتبار ہی نہیں کرتی وہ ٹھنڈی سانس بھر کر بولا تو پھر وہ جو تیری بہیں بنی ہوئی اسکی وہ پٹاخہ دوست کیا نام ھے اس کا بہاں عنایہ اس بول وہ تیری کچھ مدد کرے جبران اس کو دیکھتے ھوئے بولا ہوں کرتا ہو اس بارے میں اب اس طرح اور نہیں چل سکتا وہ سوچتے ہوئے بولا ویسے تیری یہ روز کالج جانے والی حرکت مجھے کچھ خاص نہیں پسند جبران منہ بناتے ھوئے بولا جب تجھے ھو گی محبت پھر پوچھو گا تجھ سے اوکے میں فریش ہو کر آتا ھوں پھر کھانا کھاتے ہیں شہریار کھڑے کر بولا

****

مامی آپ کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے قسم سے عنایہ چاول

کھاتے ہوئے بولی شکریہ تم یہ کباب لو نا اور عشا تم کیوں نہیں کھا رہی کھانا طبیعت و ٹھیک ہے تمھاری شہناز بیگم بولی جی مامی میں ٹیھک ہوں آپ کھانا کھائیں فکر نہ کریں مامی جب تک میں اس کے ساتھ ہوں اس کو کچھ نہیں ہونے دوں گی بس یہ آج گرمی کی وجہ سے سڑی ہوئی ہے تو کھانا نہیں کھا رہی وہ چاول کی پلیٹ سے سر اٹھا کر بولی اور ہلکا سا مسکرائی جیتی رہو بیٹا تم ہی ہو جو اس کو زندگی کی طرف واپس لائی ہو ورنہ یہ تو اس واقعے کے زندگی سے کٹ ہی گی تھی وہ اداس لہجے میں بولی ایک پل کے کے لیے عنایہ بھی خاموش ھوگی پھر اپنی ازلی بے فکری سے بولی مامی دفع کریں فضول سوچ اب دیکھنا سب اچھا ھوگا

****

شہریار فریش ھوکر آیا جب تک خدیجہ بی نے کھانا لگوا دیا تھا وہ کھانا کھانے بیٹھے رہے تھے اکرم ملک بھی آگے اسلا م عیکم بابا آج آپ جلدی آگے شہریار اپنے والد کے احترام کھڑے ھوتے ہوئے

بولا جبکہ جبران کرسی پر بیٹھا میز پر دونوں ہاتھ رکھے کر بڑے غور سے اس کو دِیکھ رہا تھا کیوں برخودار آپ کو ہی گھر آنا ہوتا ہے یہ میرا بھی گھر جیسے آپ کا بے وقت گھر آنے کو دل کرتا ہے ویسے ہی کبھی کبھی میرا بھی دل کرتا ہے میں بھی جلدی آجاوں وہ بیٹھتے ہوئے بولے اور شہریار کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ایک بات تو بتاو یہ جو تمھارا ضروری کام ہے بہت دیر نہیں ہوگی اس کو اب اور کتنا عرصہ مجھ تمھاری یہ بیچاری سی صورت دیکھ کر گزارا کرنا ہے اب اس گھر لانے کا کوئی بندوست کرو اسے کب تک چلے گا وہ حیرانگی سے اپنے بابا کو دیکھ رہا تھا اب ایسے کیوں دیکھ رہے ھو کیا مجھے نہیں پتہ کہ تم روز کہاں جاتے ہو میں باپ ہو تمھارا اور تمھاری ہر حرکت پر میری نظرہوتی ہے یہ لوفر لفنگے لڑکوں والی حرکت چھوڑ اور سیدھی طرح اس کے بچی کے گھر چلتے ہیں جی انکل عشا نام ھے ان کا وہ ایک پل کے لیے خاموش ہوئے تو جبران فورا بولا ہاں عشا بہت پیاری بچی ہے اس سے بات کرو اور پھر بتاو مجھے کب چلنا ہے مجھے تمھاری یہ حرکت کچھ خاص پسند نہیں ہے وہ بڑی تفصیل سے بولے جی بابا چلو

کھانا کھاو اب جبکہ وہ دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ اتنی اُحیتیاط کے بعد بھی اس کے بابا کو کیسے پتہ چل گیا

****

مامی آپ چائے پیے گی وہ ایک دم سے کھڑی ہوئی ی کیوں کہ اب اس کو وحشت ہو رہی تھی ان باتوں سے وہ جتنا دور بھاگتی تھی ان باتوں سے وہ گھوم پھیر کر کے سامنے آجاتی تھی چائے بھی پی لینے گے پہلے تم میری بات سنو عنایہ نے اس کے دھواں ہوتے چہرے پر نظر ڈالی اور پھر اس کے ہاتھ تھام کر اس کو صوفے پر بیٹھایا عشا اس دن جو بھی ہوا اس میں تمھاری کوئی ی غلطی نہیں تھی اور نہ تم گناہ گار ہوں پھر کیوں خود کو اس طرح اذیت دیتی ھو وہ اس ھاتھ سہلاتے ہوئے بولی تم آج بھی پاک ہو یہ بات کیوں نہیں سمجتی میرے سمجھنے سے کیا ہوتا ہے یہ دنیا تو یقین نہیں کرتی سب نے مجھے غلط بولا میرا اعتبار نہیں کیا مجھے جھوٹا بولا اور بولتے ہوئے اس گلا رندھ گیا آنکھوں میں آنسو جمع ھو گے جن اس بڑی بے دررری سے صاف کیا کیوں مامی ماموں نے کبھی تمھیں غلط بولا کبھی کوئی ی الزام لگایا وہ تم پر اعتبار کرتے ہیں وہ عشا کو گلے لگا کر بولی

اسکی کمر سہلا رہی تھی جبکہ شہناز بیگم آنکھوں میں نمی لیے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

عشا میں تمھیں بس یہ بولو گی کہ تم سب اللہ پر چھوڑ دوں وہ سب بہتر کریگا اور ہمیں تم

پر پورا اعتبار ہے اسطرح خود کو تکلیف نہ دیا کرو تمھارے ایسا کرنے سے ہمیں بھی بہت

تکلیف ہوتی ہے وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتے

ہوئے باہر چلی گیں جبک عنایہ اس کے آنسو صاف کر کے اس کو گلے لگا رہی تھی

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ گہری نیند میں تھی تواتر سے فون کے بجتی بیل نے اس کو جاگیا تھا آنکھیں ملتے

ہوئے اس فون کو دیکھا نمبر دیکھ کر خاموشی سے کال ریسیو کی اسلام علیم کیسی

ہو دوسری طرف سے سلامتی کے بعد پوچھا گیا 4 سے 5 گھنٹوں کے بعد کیسی ہوں گی

کچھ دیر پہلے تو آپنے دیکھا تھا وہ نروٹھے پن سے بولی ہاں یاد آیا آپ نے تو کیسی اور کو ہی

دیکھا ھو گا وہاں سے نظر ہٹتی تو کیسی اور کو دیکھتے آپ اب بیٹھ کر اپنی ٹون میں آچکی تھی

کیوں کہ وہ جانتی تھی مقابل نے کسی ضروری بات سے کال کی ہو گی ارے ایسی کوئی ی

بات نہیں مجھے اپنی یہ چھوٹی پیاری سی بہن بھی نظر آتی ہے اور سوری مجھے لگتا ہے تم

سو رہی تھی جبھی اتنا موڈ خراب ہو گیا ہے تم سو جاو میں پھر فون کر لوں گا نہیں ایسی کوئی ی بات نہں شہریار بھائی ی آپ بولیں اب ویسے بھی مجھ اٹھنا تھا بس آپ کو ایسے ہی تنگ کر رہی تھی وہ شوخی سے بولی عنایہ ایک ضروری کام تھا تم سے تو ہی کال کی کیا تم میری مدد کرو گی اب تم ہی کچھ کر سکتی ہوں وہ بولا جی بھائی ی بولیے میں کر سکتی ہوں آپ کے لیے عنایہ مجھے عشا سے ضروری بات کرنی ہیے اور بات بھی آمنے سامنے بیٹھ کر کرنے کی ہے اگر تم کل اس کو کسی طرح کالج کے بعد کافی شاپ لے آو تو تمھارا آحسان ھو گا وہ جلدی جلدی بولا ٹیھک ہے میں کچھ کرتی ہوں پھر آپ کو بتاتی ہوں مگر آپ کو بات کیا کرنی ہے آپ مجھے تو کچھ بتایے عنایہ منہ پر آتے بال ہٹاتے ہوئے بولی وہ ہی جو 2 سال سے کر رہا ھوں تمھاری دوست سے اور وہ مان نہیں رہی وہ ٹھنڈی سانس بھرتے بولا اللہ آپ کا حامی و ناصر ھو آپ کو کامیابی نصیب ھو میری دعا ھے وہ صدق دل سے بولی آمین وہ بولا ٹیھک ہے کل بتاوں گی آپ کو اللہ حافظ فون رکھتے ہوئے بولی اللہ حافظ بول کر وہ فون رکھ کر منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوے سر کو صوفے کے بیک پر ٹکا کر کل کے بارے میں سوچنے لگ گیا

****

عشا بات سنو آج میرے ساتھ چلو گی وہ ابھی لیکچر سے فری ہو کر گراؤنڈ میں بیٹھ رہی تھی عنایہ نے اپنی بکس گود میں رکھ کر پوچھا کہاں جانا ھے عشا نوٹس پر کچھ لکھتے ہوئے بولی اب میرا ارادہ تمھارا اغوا کرنے کا تو ہے نہیں جو ایسے پوچھ رہی ہو بس تم چپ کر کے میرے ساتھ چلو یہ کیا کہ سوال جواب کرو کہاں کیوں جانا ہے وہ منہ بناتے ہوئے بولی اچھا ویسے ہی پوچھا تھا تم تو غصہ کر رہی ایسے کہ میں پتہ نہیں کیا کر دیا ہو اب بتاو کب چلنا ہے وہ مسکرا کر بولی کالج کے بعد جانا ہے اور میں نے کچھ شاپنگ کرنی ہے وہی جانا ہے تم مامی کو بتا دو کہ تھوڑا لیٹ ہو جاو گی میں تمھیں ڈراپ کر دوں گی میں سوچ رہی ہوں شاپنگ کے بعد اچھی سی جگہ پر لنچ اور پھر میں تمھیں تمھارے گھر ڈراپ کر دوں گی کیوں کیا خیال ہے عنایہ اپنا ترتیب شدہ پلان اس بتاتے ہوئے بولی ہو ٹھیک ہے لیکن لنچ پھر کبھی نہ کریں بہت لیٹ ہو جائے گا عشا بولی کچھ نہیں ہوتا تمھارے کون سا چھوٹے چھوٹے بچے گھر رو رہے ہیں جن کو تم نے گھر جا کر سنبھالنا ہے چپ کرو تم کبھی تو موقع ملتا ہے اس کو بھی انجوائے نہ کریں وہ ناک سے مکھی اڑانے کے انداز میں بولی چلو اب بہت بد تمیز ہو جو بات کرتی ہو الٹی ہی کرتی ہو ہاتھ میں پکڑا ہوا جنرل اس کے سر مارتے ہوئے وہ جانے کے لیے کھڑی ہوئی ی عنایہ کو ہاتھ بڑھا کر کھڑا کیا اچھا میں بھائی ی کو بتا دوں شاپنگ پر جانے کا وہ جلدی سے

میسج ٹائپ کرنے لگی

****

وہ اپنے آفس کیبن میں بیٹھا فائل میں مصروف تھا جب اس کے فون پر میسج کی ٹون ہوئی فائل چھوڑ کر اس نے جلدی سے میسج دیکھا وہ کب سے اسی میسج کا ویٹ کر رہا تھا جیسے ہی میسج پڑھتا گیا اس کے لبوں مسکراہٹ گہری ہوتی گی (شہریار بھائی میں اپنی معصوم سی جان خطرے میں ڈال کر اپنی اکلوتی دوست کو مال لے کر جا رہی ہوں آپ بھی اپنی تشریف کا ٹوکرا لے آئیں فقط آپکی معصوم سی بہن عنایہ) اس نے مال کا نام بھی بتایا جو ان کے کالج سے کچھ فاصلے پر تھا

شیراز صاحب کو کام سمجھا کر وہ تیزی سے آفس سے نکل گیا کیونکہ آج اس نے عشا روبرو صاف بات کرنی تھی اور پھر بابا اور وشمہ کو ان کے اپنے رشتے کے لیے بھیجنا تھا وشمہ بھی نیکسٹ منتھ آ رہی تھی وہ چاہتا تھا کہ وہ تب ہی عشا کو دلہن بنا کر گھر لے آئیں اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچتا مسکراتا ہوا وہ مال پہنچ گیا تھا اب وہ سرشار سا قدم اٹھاتا فورٹ کورنر کی طرف آ رہا تھا کیونکہ عنایہ اس کو یہی آنے کا بولا تھا

****

******

وہ دونوں ابھی شاپنگ کرہی تھی عنایہ نے بھوک کا شور مچا دیا کیا مس ئی لہ ہے عنا ابھی سے تمھیں

بھوک لگ رہی ابھی کچھ لیا بھی نہیں عشا بولی اب کیا میں پورا مال بھوکی پھیروں گی نہ بابا مجھے ابھی نہیں مرنا اور بھوک سے تو ہر گز نہیں چلو پہلے کچھ کھاتے ہیں پھر شاپنگ کرتے ہیں وہ تیزی سے فورٹ کورنر کی طرف بڑھی اور بیگ چی ئی ر پر رکھ کر تیز تیز سانس لینے لگی بولو کیا آڈر کرنا ھے تمھارے لیے وہ اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی تم بیٹھو میں جاتی ھو ں عنایہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرکے وہ کھڑی ہوئی نہیں تم بتاو میں جلدی سے لے آوں گی جب کہ تم شام تک واپس نہیں اوں گی وہ اس کا مذاق اڑاتے ھوئے بولی ویری فنی میں تمھارا احساس کررہی تھی پر تم اس کے قابل نہیں ھو جاو جو مرضی لے آو عشا تپے وہ انداز میں بولی اوکے میں یوں

گی اور یوں آئی ی عنایہ چٹکی بجاتے ھو چلی گی وہ ادر گر د بیٹھے لوگوں ک دیکھنے لگی

****

****

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ھوں مس عشا وہ اپنی گھمبیر آواز میں بولا عشا نے اپنے سامنے کھڑے شاندار شخص کو بس ایک نظر دیکھا اور عنایہ کی تلاش میں نظر دوڑائی ی اور جانے کے لیے کھڑی ہوگی آپ پلیز ایک بار میری بات تو سن لیں وہ گھوم کر عشا کے سامنے آیا التجا یہ لہجے میں بولا بس ایک بار آپ میری بات سن لیں پھر کبھی آپ تنگ نہیں کروں گا وہ سانس خارج کرتی ھوئی ی دوبارہ چی ئی ر پر بیٹھ گی جی بولیے شہریار صاحب کیا بولنا ہے آپ کو آج صاف بات ہو ہی جائے کیوں کہ میں بھی اب آپ کے اس روز کے ڈرامے سے تنگ آگی ہوں ہر روز ڈر لگتا ہے کوئی ی دیکھ لے گا تو میری کتنی بدنامی ہوگی وہ غصے میں ایک ہی سانس میں شروع ہوگی تھی جبکہ شہریار

ٹیبل پر ہاتھ ٹکائے ہتھیلی پر منہ رکھے خاموشی سے اس کو سن رہا تھا
وہ خاموش ہوئی تو پانی کا گلاس اس کے سامنے کیا جو وہ ایک ہی
سانس میں پی گی اور پانی پی لیں آپ وہ دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا آج
اس کو پہلی بار اتنا بولتے ہوئے سن رہا تھا عشا نے نفی میں سر
ہلایا کیسی ہیں آپ وہ دھیمے لہجے میں بولا جس کا اس سر ہلا کر جواب
دیا مجھ سے نہیں میرا حال پوچھ لیں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال
کر بولا جب کہ وہ اس کےاس طرح دیکھنے سے نظر چرا گی آپ کو جو
بولنا ھے جلدی بولے اور جائے یہاں سِے لوگ دیکھ رہے ہیں وہ
گھبرا کر بولی پہیلی بات مس عشا میں کسی سے ڈرتا نہیں ہوں میں ڈرتی
ہوں وہ دوبدو بولی میری بات تسلی سے سنو عشا میرا تمھارے کالج
روز آنا کوئی ڈرامہ نہیں اور نہ میں اس سے تمھیں پریشان کرنا چاہتا
ہوں اگر اس طرح تم ہرٹ ہوئی تو سوری تمھاری عزت مجھے اپنی
جان سے بھی پیاری ہے عشا نے اس بات پر شہریار کو سوالیہ نظروں
سے دیکھا میں ایک سیدھی اور صاف بات کروں گا نہ میں کبھی
جھوٹ بولا ھے اور نہ پسند ھے مجھے تم پہلی نظر میں بہت اچھی لگی اور

پھر اتنی کہ میں روز تمھارے کالج آنے لگا صرف تمھیں ایک نظر دیکھنے کے لے میں مانتا ہو یہ کوئی اچھی بات نہیں پر میں اپنے دل ے ہاتھوں مجبور ہوں میں ایک دن تمھیں نہ دیکھوں میری سانس رو کتی ھے جانتی وہ مجھے سنڈے بہت برا لگتا ھے اس دن میں تمھیں دیکھ نہیں سکتا عشا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں کب سے یہ میں نہیں جانتا بس یہ جانتا ہوں تم نہ ملی تو میں مر جاوں گا میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور اپنے بابا اور بہن کو تمھارے گھر ہمارے رشتے کے لیے بیجھنا چاہتا ہوں i raly like i loVe u so much

وہ جذبات سے چور لہجے میں بولا وہ سر پر پھیر کر عشا کی جانب دیکھنے لگا جو بلکہ خاموش بیٹھی تھی کچھ تو بولو اپنا حال دل بیان کرنے کے بعد اب خود کو ہلکا پلکا محسوس کرہاتھا لبوں سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی عشاکے تھام کر بولا تھا اور کچھ بولنا ہے آپ کو وہ سرد لہجے میں بولی شہریار نے نفی میں سر ہلایا میں آپ کے قابل نہیں ہوں وہ یہ بول کر اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے کھینچ کر تیزی سے باہر کی جانب بھاگ گی شہریار کافی دیر تک وہی بیٹھا اس کے لفظوں پر

غور کرنے کی کوشش کرتا رہا آخر تھک ہار کر اپنی گاڑی کی جانب چل دیا اب وہ نہایت تھکے قدموں سے چل رہا تھا اس مسافر کی طرح جس کا سفر میں قیمتی سامان چوری ہوجاتا ہے

**********&&

وہ نجانے کب سے یونہی بے وجہ سڑکوں پر گاڑی گھوم رہا تھا اس کی سمجھنے کی صلاحیت جیسے مفلوج ھوگی تھی آخر تھک ہار کر ایک جگہ گاڑی روک کر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے سر کے بالوں میں پھنسائے سر کو دائیں بائیں جھٹکنے لگا آنکھیں لہو رنگ ہورہی تھی اس کی یہ شکستہ حالت دیکھ کر ایسا گمان ہوتا تھا نجانے کب سے سویا نہیں اس کی آنکھیں جیسے برسنے کو تیار تھی وہ ایک لٹ ہوئے مسافر کی مانند لگ رہا تھا کیو ں کیوں کیوں آخر کیوں اس نے ایسا کیوں بولا کیا کمی دیکھی اس نے جو یوں بے دردی سے میرا دل توڑ دیا وہ اب چیخ چیخ کر اپنے اندر کے درد کو باہر لا رہا تھا اور اب تووہ رو بھی رہا تھا ہاں وہ مرد ہوکر رو رہا تھا جب دل کا درد بڑھ جاتا ہے تو سبھی

روتے ہیں چاہیے وہ کوئی خوبرو مرد ہی کیوں نہ ہو آج تو اس غم میں آسمان بھی اس کا ساتھ دے رہا تھا

****

****

جب وہ گھر لوٹی تیز باش شروع ہو چکی تھی وہاں سے نکلنے کے بعد اس نے عنایہ کو بنا تلاش کیے وہ آٹو میں گھر آئے گی پورا رستے اس کی آنکھیں برستی رہیں گھر آ کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں آ گی دروازہ بند کر کے اس کے لگ کر پھسلتی ہوئی نیچے بیٹھتی گی منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ بے تحاشہ رو رہی تھی پورا کمرہ اس کی سسکیوں سے گونج رہا تھا کتنی بار مامی نے آ کر دروازہ بجایا مگر وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی اس وقت وہ کسی کا بھی سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اس کی زندگی میں پہلے ہی بڑی مشکلیں تھیں اُور اب شہریار کے اس طرح اقرار نے اس کو بری طرح متاثر کیا تھا اس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اس پر تو اس کے اپنوں نے اعتبار نہیں کیا تھا اس کو بے مول کر کے دھکے دے کر خود سے جدا کر دیا تھا اور آج تک پلٹ کر اس کی خبر نہیں لی تھی شہریار آپ نے

میرے ساتھ اتنا بڑا مذاق کیوں کیا کیوں میری بے بسی کا تماشہ لگایا آخر کیوں میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے وہ روتے ہوئے نجانے کب سو گی ********

****

اگلے دن صبح صبح عنایہ کو فون کیا اور ملنے کو بولا وہ کافی شاپ میں کب سے عنایہ کا ویٹ کر رہا تھا اور بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا جب اس عنایہ آتے ہوئے دیکھائی دی اسلام عکیم شہریار بھائی سوری تھوڑی دیر ہو گی وہ ٹریفک بہت تھا وہ کرب سے اس شاندار سے بندے کو دیکھ رہی تھی اس اجڑی حالت اور ملگجے سے حلیے سے وہ شہریار ملک نہیں لگ رہا تھا جیسے وہ گزشتہ 2 سالوں سے دیکھ رہی تھی وہ تو بہت ہی ویل ڈریس اور خوشبو میں بسا ہوا تھا جبکہ یہ جو سامنے بیٹھا تھا اس کے کل والے شکن آلودہ کپڑے تھے اور آنکھیں بھی رتجگے کی گواہی دے رہی تھی ہمیشہ نفاست سے بنے بالوں کو بھی جیسے ھاتھوں سے ہی درست کیا گیا تھا اس کی یہ حالت دیکھ کر عنایہ کو بہت افسوس ہوا اور عشا پر بہت غصہ آیا وہ اپنے لب کاٹتی کل والے واقعے کے بارے میں سوچ رہی تھی

اس کی سوچ میں شہریار کی آواز نے خلل ڈالا عنایہ بتاو مجھے جو کچھ بھی کل ہوا اس اکیا مطلب تھا میں کل سے پل پل مرا رہا ہوں مجھے کل سے بس صبح کا انتظار تھا کہ تمھارے منہ سے سب سچ سنوں جو بھی ہے تم مجھے بنا ہچکچائے بتا سکتی ہو میں سب سننے کو تیار ہوں وہ بولا تو اس کی آواز میں بہت درد تھا عنایہ نے بھیگی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا اور اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولنے لگی آج اس کا ارادہ شہریار کو سب بتانے کا تھا اسکے بعد جو ہوتا اس کی پراہ نہیں تھی وہ جانتی تھی شہریار کوئی ی کم ظرف انسان نہیں ہے جو اس بات کی بنا پر اپنی محبت قربان کر دے گا جو تھا آج معاملہ آر یا پا ہو جانا تھا اسے لیے اس پوری سچائی ی شہریار کو بتانے کا فیصلہ کیا تھا وہ گلہ گہنگارتے ہوئی ے شروع ہو چکی تھی

****

****

اگلے دن وہ بری طرح بخار میں تپ رہی تھی رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی اور بہت سوجھ بھی گی تھی سوجن کی وجہ سے آنکھیں بامشکل کھول رہی

تھی سر درد سے الگ بھاری ہو رہا تھا وہ بامشکل واشروم گی اور منہ ہاتھ دھو کر باہر تخت پر آکر بیٹھ گی گھر پر شائی د کوئی ی نہیں تھا وہ اپنی سوچوں میں برں طرح غرق تھی جب شہناز بیگم اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا اس کے سر ہاتھ پھیرنے لگی کیا ہوا عشا کل کیا ہوا تھا تم دوازہ بھی نہیں کھول رہی تھی اور تمھارے رونے کی بی آواز آرہی تھی خیر تھی کوئی ی بات ہے تو مجھے بتا وہ اس کو پیار سے بولی کچھ نہیں مامی بس سر میں درد تھا وہ اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے بولی اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی مامی نے فورا کے ماتھے کو ہاتھ جو بری طرح جل رہا تھا اس کا منہ اپنی طرف پھیرا تو اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر اس اپنے ساتھ لگا لیا عشا تمھیں تو بیت بخار ہو را ہے کیوں اس طرح خود کو تکلیف دیتی ہو بچے میں اور تمھارے ماموں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہیں فضول مت سوچا کرو چلو اٹھو اور ناشتہ کرو پھر دوائی ی لو اور آرام کرو شاباش وہ اس کو پچکارتے ہوئے بولی تھی ناشتہ کرنے کے بعد دوائی ی کھا کر اب اپنے روم میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کل کے واقعے کو یاد کر کے پھر سے رو رہی تھی

_**********_**********_

****

ابو مجھے کالج میں داخلہ لینا ہے وہ گھبراتے ہوئے بولی وہ جانتی تھی اس کی پڑھائی ی سے اس کی سوتیلی ماں کو اعتراض تو بہت تھا پر وہ احسن خان کے سامنے اچھا بننے کے لیے خاموش ہو جاتی تھی اب بھی وہ خاموشی سے بیٹھی باپ بیٹی کی بات سن رہی تھی مگر ان کے دل میں حسد کی آگ بری طرح جل رہی تھی۔احسن خان نے سر اٹھا کر اپنی بیٹی کو دیکھا ٹھیک ہے سوچتے ہیں کچھ ابھی تم جاو بہت رات ہو گی سو جاو اس بارے میں صبح بات کرتے ہیں جی ابو ٹیھک ہے وہ سر ہلا کر چلی گی جبکہ اسکے جانے کے بعد نسرین بیگم اکل کے بارے میں سوچنے لگ گی۔ **********

****

ابو بتائے پھر آپ نے کیا سوچا میرے کالج کے لیے وہ نہایت آہستگی سے بولی ٹیھک ہے آج چلی جانا اپنے چاچو کے ساتھ احسن خان ناشتہ کرنے کی بعد نیپکین سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولے

شکریہ ابو بہت بہت شکریہ وہ جلدی سے اٹھ کر احسن کے گلے لگ گی اس کو اس طرح کرتا دیکھ کر نسرین پہلو بدل کر رہ گیں زبردستی مسکرائی ی جب کہ دل میں حسد کی

آگ بڑھتی جارہی تھی احسن خان کے جانے کے بعد وہ عدیل خان کے سر ہو گی چاچو جلدی کرو ہمیں دیر نہ ہو جائے اور تم بھی حاذق وہ اپنے چھوٹے بھائی ی سے بولی وہ آج بہت خوش تھی۔۔۔۔۔۔وہ اپنے چاچو کے ساتھ اور چھوٹے بھائی ی کے ساتھ ہنستے مسکراتے باہر کی جانب چل پڑے۔کسی کی حسد بھری نگاہوں نے دور تک ان کا تعاقب کیا۔حسد کی آگ سب جلا دیتی ہے۔جلن اور حسد ایک ایسی بیماری ہے۔جو کسی کو لگ جائے تو وہ اچھے برے کی تمیز اور صیح غلط کی حد بھول جاتا ہے۔وہ بس اپنے ہی حسد میں ہوتا ہے۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کسی کی حسد کے حصار میں ہے۔اور اس کی یہ خوشی بس کچھ دن کی ہے۔اور اس کے بعد اس کی زندگی میں جو درد آنے والا ھے۔ وہ اس سے بے خبر تھی۔۔

********** ********** **********

****

وہ اپنے چاچو کے ساتھ کالج آئی ی تھی پہلے انہون خاذق کو سکول چھوڑا تھا۔اب وہ دونوں کالج کے پرنسپل کے آفس میں بیٹھے تھے پرنسپل عدیل کے جاننے والے نکلے

تھے۔اب وہ لوگ گپ شپ میں مصروف ھو گے تھے۔ساتھ بیٹھی بھتیجی کی اب چلیں والی نظروں کو دیکھتے ہوئے عدیل خان نے خدا حافظ بول کر جانے کی اجازت مانگی اور گھر آنے کی دعوت دی جس کو پرنسپل حیدر نے خوشی سے قبول کیا۔وہ لوگ باہر آئے تو وہ بولی چاچو آپ بھی نہ بیٹھے ہی گے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ معاملہ کیا ہے ان کو گھر آنے پر بھی بہت اُصرار کر رہے تھے۔ایک تم تمھیں میری وجہ سے اس اتنے بڑے کالج میں داخلہ ملا ہے اور تم تھنکس بولنے کی بجائے اپنے بھولے بھالے سے چاچو پر شک رہی ہو شرم کرو کچھ لڑکی جتنی تم نالائی ق میں نہ ہوتا تو کبھی تمھیں اس کالج میں اینٹری نہ ملتی وہ ہنستے ہوئے بولے چاچو وہ اپنے نالائی ق والے الزام پر خفا ہوئی ی اور ناراضگی سے منہ پھیر گی اچھا میری پیاری سی پڑھاکو اور لائی ق گڑیا ناراض نہ ہو میں مذاق کر رہا تھا۔اور حیدر کو گھر اس لیے بلایا ھے تاکہ جلدی سے تمھاری چاچی کو گھر لیے آوں عدیل خان مسکراتے ہوئے بولے اوا چھا جی وہ بھی مسکرانے لگی۔

******* ******** ******* *********

****

اس کو کالج جاتے ہو ئے 2 ماہ ہوگ ئے تھے ۔ اس عرصے میں حیدر کی بہن پلوشہ سے عدیل کی بات پکی ہوگی تھی اور 3 ماہ کے بعد شادی رکھی تھی ۔ دن یونہی گزر رہے تھے وہ اپنی پڑھائی میں بزی ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے چاچو کی شادی کی تیاری میں بھی نسر ین کی بھی بھرپور مدد کر رہی تھی ۔ وہ بہت خوش تھی اپنے چاچو کی شادی کو بہت انجوائے کرنا چاہتی تھی۔ اس کو چلبلی سی پلوشہ بہت اچھی لگی تھی ۔ وہ آنے والے طوفان سے بے خبر تھی ۔وہ نہیں جانتی تھی کہ آنے والے دنوں میں اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ۔ کچھ ایسا جس سے اس کی پوری زندگی تبدیل ہوجائے گی سب بدل جا ئے گا

کچھ ایسا ہونے والا تھا جو کسی نے نہیں سوچا تھا۔

******** *********** ***********

****

آخر اس کے چاچو کی شادی کے دن قریب آگ ئے۔آج اس کے چاچو کی مایوں کی رسم تھی۔سب لوگ جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے۔ہر طرف گہما گہمی شور تھا۔وہ بھی تیار ہونے اپنے کمرے میں جا رہی تھی۔اس کا راستہ نعیم نے روکا تھا۔اور عجیب ایکسرے کرتی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔نعیم اس کی سوتیلی ماں بھائی ی تھا۔کافی بد تمیز اور اوباش فطرت کا مالک تھا۔جب بھی وہ احسن خان کے گھر آتا تو اسکا جینا محال ہو جاتا تھا۔اس کا عجیب نظروں سے دیکھنا اُور ذو معنی بلکہ گھٹیا انداز میں بات اور مذاق اس کو بہت پریشان کرتا تھا اس نے بہت بار احسن خان اور اپنے چاچو کو بتانے کی کوشش کی پر ہر بار نسرین بیگم اپنے بھائی ی کے کرتوتوں پر پردہ ڈال دیتی اور الٹا اس پر الزام لگا دیتی۔اور وہ مجبور ہو کر خاموش ہو جاتی۔&&&&

**** ******* ****

احسن خان کی نسرین بیگم سے دوسری شادی جب ہوئی ی جب ان کی پہلی بیوی صباحت خان کا کینسر سے انتقال ہوا۔اس ٹائی م ان کی بیٹی عشافقط 7 سال اور بیٹا حاذق 5 سال کا تھا۔احسن صاحب کی والدہ بہت بوڑھی تھی۔اور جوان اور اتنا پیار اور احترام کرنے والی بہو کے اس طرح دنیا سے رخصت ہونے پر وہ اور کمزور اور افسردہ ہو گی تھیں۔اتنے چھوٹے بچوں کی پرورش ان کے بس کی بات نہیں تھی۔اس وجہ سے اپنے جاننے والوں سے بول کر نسرین بیگم سے احسن خان کی شادی کرادی۔جس پر احسن خان بہت مشکل سے راضی ہوئے تھے۔وہ سمجھتی تھیں کہ غریب گھر کی پہلے سے طلاق شدہ نسرین بیگم ان کے ہر طرح کے وسائل سے بھر گھر میں آکر ان کے احسن خان کے معصوم بچوں کی اچھے سے پرورش کریں گی مگر وقت نے ان کا یہ فیصلہ غلط ثابت کیا تھا۔وہ احسن خان کے سامنے تو بچوں سے پیار اور ان کی والدہ سے عزت سے پیش آتی اور جب وہ نہ ہوتے تو نسرین بیگم کے رنگ ہی الگ ہوتے۔اسطرح 10 سال گزرے گے احسن خان کے نسرین بیگم سے 2 بیٹے تھے۔7 سالہ سمیع اور 9 سالہ واسع وہ دونوں اپنی ماں کی چالوں سے بہت دور تھے اپنی بہن اور بھائی ی کے بہت پاس تھے عشا بھی اپنے تینوں بھائی وں سے ایک جیسا پیار کرتی تھی۔مگر نسرین بیگم کو عشا سے اللہ واسطے کا بیر تھا اس سے وہ بے پناہ حسد کرتی تھی۔کیوں کہ وہ ہو بہو اپنی

مرحومہ ماں کی طرح خوبصورت اور خوش اخلاق تھی۔5 فٹ 5 انچ کی زبردست ہائی ٹ برؤان لمبے کمر تک آتے سلکی بال اور صاف شفاف رنگت پر برؤان بڑی بڑی آنکھیں ستواں ناک بھرے بھرے گلابی ھونٹ وہ نہ بہت کمزور تھی اور نہ ہی موٹی تھی۔ جتنی پیاری ھتی اتنا پیارا لہجہ تھا بولتی تو سننے والے کو اپنا گرویدہ کر لیتی۔اس کی سادگی میں بھی وہ کمال لگتی تھی ابھی وہ 16 کی ہوئی ی تھی اس کے رشتے آنے لگے تھے پر احسن خان کو اپنی لاڈلی بیٹی کو اپنی پہلی بیوی کی آخری خواہش پر بہت سارا پڑھنا تھا۔وہ اپنے چاروں بچوں کو بہت پیار کرتے تھے۔اورہ سمجتے تھے۔کہ نسرین بیگم بھی ان کے پہلے بچوں کو اپنے بچوں کی طرح پیار کرتی ہیں مگر وہ حقیقت سے ناواقف تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****** ********* **********

****

بعض دفعہ آپ جن کو اپنا سمجھ رہے ہوتے ہیں۔وہ آپ کے اپنے نہیں ہوتے آپ کے ساتھ مخلص ہونے کا ڈرامہ کر رہے ہوتے ہیں اور وقت آنے پر آپ ایسا کاری وار

کرتے ہیں۔ کہ انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو جاتی ہے۔ جب انسان کو ان لوگوں سے دھوکہ ملتا ہے جن پر وہ خود سے زیادہ بھروسہ کرتا ہے تو صرف اس کا مان ہی نہیں ٹوٹتا بلکہ اس کا دل اور وہ خود بھی ٹوٹ جاتا ھے۔ اور اسطرح کا ٹوٹ پھوٹ کا شکار جو ہو جاتا ہے اس کا بھروسہ خود سے اور سب سے اٹھ جاتا ہے پھر اس کو کسی کے سچ پر اعتبار نہیں رہتا اور وہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب لوگ مایوں کے لیے حیدر صاحب کے گھر آگئے تھے ۔ پلوشہ زرد رنگ کے سوٹ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ جبکہ سفید رنگ کے شلوار قمیض میں عدیل خان بھی غضب کے لگ رہے تھے ان کے مایوں کے ساتھ آج نکاح کا فریضہ بھی انجام دینا تھا تاکہ وہ مہندی کا فنکشن کمبائن کر سکے ۔اور بارات والے دن بھی زیادہ وقت نہ لگے ۔ عشا یلو اور اورنج فراک میں تتلی بنے کبھی ادھر اور کبھی ادھر کام کرتی پھیر رہی تھی۔ جبکہ نسرین بیگم کا جلن اور حسد سے برا حال تھا۔ وہ

زبردستی مسکرا کر سب سے مل رہی تھی۔ اور وہ کچھ ایسا کرنا چاہتی تھی جس سے عشا اپنے ابو اور چاچو کے دل سے اترے جائے ۔

پہلے نکاح اور پھر مایوں کے رسم کے بعد سب لوگ احسن ہاوس لوٹ آئے تھے ۔سب جلدی سو گئے کل مہندی کی رسم میں بہت دیر لگنے والی تھی۔ اور کل عدیل کے دوستوں اور رشتے درواں نے رت جگے کا پروگرام رکھا تھا ۔۔

******_ ******* ******

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن صبح سے پورا گھر پر ہڑ نگ بو مچی ہوئی ی تھی کسی کو کچھ چاہیے ھا تو کسی کو کیا عشا نے صبح سب کو ناشتہ او باقی کے کاموں کے بعد اپنے اور اپنے تینوں بھائی وں کے کپڑے لے کر اوپر بنے کمرے میں آ گی تا کہ وہ تسلی سے کپڑے پریس کرے لے کیوں آج سب رشتے دارے ان کے گھر جمع تھے۔اور منٹ بعد کوئی ی نہ کوئی ی کام نکل آتا تھا۔یہ کمرہ تیسرے پورشن پر تھا۔اس وجہ سے یہاں کوئی ی زیادہ آتا جاتا نہیں تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ یہاں آنے اس کو کتنا مہنگا پڑنے ولا ہے۔اگر انسان کو پہلے سے پتہ ہو

کہ اس کو کسی جگہ سے فلاں ٹائم شدید نقصان ہو گا تو ہو سکتا ہے وہ وہاں نہ جائے یہ پھر وہ وقت کو واپس لے آئے پر افسوس ایسا کچھ نہیں ہو سکتا۔

وہ ابھی اپنے بھائیوں کے کپڑے پریس کر کے فارغ ہوئی ی تھی۔اور اپنے کپڑے پریس کرنے لگی تھی۔کہ کوئی ی اوپر آیا تھا وہ سمجھی حاذق ہو گا کیوں کہ اوپر آنے سے پہلے اس نے سمیع کو بولا تھا کہ وہ حاذق کو بولے وہ گول گپے لے آئی ے اور چاروں بہن بھائی ی مل کر کھائے گے۔آئے گ ئے ہو تم میں کب سے تمھارا ویٹ کر رہی تھی لے آئے ہو جو بولا تھا۔لاوں جلدی دوں اور ویٹ نہیں ہو رہا وہ بنا دیکھے بول رہی تھی۔ کیا لانے کو بولا تھا تم نے جانم جو میں نہیں لایا تم تو مجھے بلایا تھا میں آ گیا۔وہ کرنٹ کھا کر پلٹ تو سامنے نعیم اپنے پان زدہ ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کمینی ہنسی ہنسا تھا۔اس کی ہوس زدہ آنکھوں کو دیکھ کر ایک پل کے لیے عشا ڈر گی تھی۔پر دوسرے ہی پل وہ تڑخ کر بولی دفعہ ھو جاو یہاں سے کیمنے انسان ورنہ آج میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ابھی کے ابھی یہاں سے چلے جاو ورنہ میں ابو کو سب بتا دوں گی۔وہ اس کو انگلی دیکھاتے ہوئے بولی۔جس مرضی کو بتا دوں کوئی ی تمھارا یقین نہیں کر گا آج تم

نے خود مجھے اپنے پاس بلایا ہے۔اس کا میرے پاس ثبوت بھی ہیے۔وہ اپنے فون میں میسج دیکھاتے ہوئے بولا جس میں عشا نے نعیم کو چھت پر اکیلے ملنے کے لے بلایا تھا۔وہ میسج دیکھ کر گھبراتے ہولی یہ جھوٹ ہے میں نے تمھیں نہیں بلایا وہ ہکلاتے ہوئے بولی ہاں میں جانتا ہوں یہ جھوٹ پر اس کون یقین کرے گا۔ تمھارا وہ چاچو جو اپنی شادی میں مصروف ہے یہ تمھارا وہ باپ جو اس وقت میری بہن کے ساتھ مصروف ھے اب میرا موڈ خراب مت کرو وہ مکر وہ ہنسی ہنستا ہوا بد مست ہاتھی کی طرح بڑھ رہا تھا۔عشا آنکھیں بند کر کے اللہ کو شدت سے یاد کرنے لگی اب اس کی عزت کی حفاظت بس وہ ہی کر سکتا تھا۔وہ جیسے ہی عشا کی جانب بڑھا عشا نے پوری جان سے اس کو پیچھے کی جانب دھکا دیا مگر اس کے ہاتھ میں عشا کا وہ سوٹ آ گیا جو اس نے رات کو پہننا تھا۔اس نے اس کو بہت زور سے کھنچا جس وجہ سے وہ سوٹ پھٹ گیا۔ مگر عشا اس سوٹ کو وہی پھینک کر جلدی سے نیچے بھاگ گی۔اس کے جانے ے بعد نعیم باہر آیا اور فون پر ویڈیو بناتی نسرین بیگم کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کیمنگی سے ہنسا تھا۔ کیسی لگی باجی میری ایکٹنگ مان گی نہ ہاں بس اب اس مینسی کا پتہ صاف ہو جاؤ جو اپنے باپ اور چاچے کے نظروں میں بڑی بھولی اور شریف بنتی ھیے اس کو بے عزت کرا کے اس گھر سے نہ نکلوایا تو میرا نا نسرین نہیں وہ زہر خندہ لہجہ میں بولتے ہوئے سیڑیاں اترنے لگی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ

ان کا یہ شیطانی منصوبہ کسی نے بہت قریب سے دیکھا ہے وہ اسی گمان میں تھی ان کو کسی نے نہیں دیکھا جہاں کوئی ی نہیں ہوتا وہاں خدا ہوتا ہے پر یہاں اس کا کوئی ی بندہ بھی موجود تھا۔ جس سے نسرین بیگم انجان تھی۔ جو ان کے لیے خطرہ بن سکتا تھا۔

****

مہندی کا فنکشن شروع ہونے والا تھا۔ ہر ایک کی تیاری پورا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ صرف وہی افسردہ اور ڈری ہوئی ی پھری رہی تھی۔ اس کی کوشش تھی کی کسی طرح اس کی احسن خان یا عدیل سے بات ہو جائے پر موقعہ نہیں مل رہا تھا۔ ابھی وہ بڑی مشکل سے عدیل کے پاس آئی ی تھی۔ چاچو مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ وہ اپنی انگلیاں موڑتے ہوئے بولی

آگیں تم گڑیا دیکھو اور بتاو میں کیسا لگ رہا ہوں وہ یلو کرتے اور سفید پاجامے بہت ہنڈسم لگ رہے تھے۔ اپنے سیلقے سے بنے بال ہاتھ سے صیح کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے آئی ینے میں اپنی لاڈلی کو دیکھتے بوئے بولے۔ وہ اپنی خوشی میں عشا کی بے چینی نہیں باپ سکے ورنہ وہ تو احسن خان سے بھی زیادہ عشا کے قریب تھے۔ بہت پیارے

لگ رہے ہیں۔چاچو پر مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ابھی نہیں پرنسس ابھی بہت دیر ہو رہی ہے اور یہ کیا تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی ی جلدی کرو۔ہری اپ وہ اس کے گال تھپتھپا کر کمرے سے چل گ ئے۔وہ وہی سانس بھر کر بیڈ پر بیٹھ گی۔ کچھ دیر بعد اس کی کزنز اس کو زبردستی تیار ہونے کے لیے گی۔

یہ کیا عشا تم وہ اپنا گرین سوٹ کیوں نہیں پہنا جو ہم نے آج کے لیے ایک جیسا بنایا تھا۔اس کی ایک کزن نے اس کو کوئی ی اور سوٹ پہنے دیکھ کر بولی ان سب کزنز نے آج کے لیے گرین اور گولڈن شرارے اور شرٹ بنوائی ی تھی۔ اب عشا پرپل کلر کی شرٹ اور ٹراوز پہنے کھڑی تھی۔ وہ اس کو میں دن میں استری کر رہی تھی۔ تو وہ جل گیا اس وجہ سے اب یہ پہننا ہے وہ دن کا واقعہ ایک بار پھر یاد کر کے جھرجھری لے کے کر رہ گی۔ اور سوچنے لگی اگر وہ نیچے نہ آتی تو کتنا برا ہو سکتا تھا اس کے ساتھ مہندی سے لوٹ کر وہ سب احسن اور عد یل کو بتانے کو بتانے کا پکا ارادے کرنے لگی۔

****** ***** ******

مہندی کے فنکشن کے بعد عدیل اور اُحسن خان رتجگے کے فنکشن میں مصروف ہو گے حالانکہ وہ تین بار گی تھی ان دونوں سے بات کرنے پر اس کو ڈانٹ کر بیھج دیا کہ صبح بات کریں گے۔اصل میں وہ جب بھی احسن یا عدیل سے بات کرنے جاتی تو نسرین فورا نعیم کو بتادیتی اور اسطرح ان دونوں کی ملی بھگت سے وہ اپنے چاچو اور ابو سے بات کرنے میں ہر بار ناکام ہو جاتی۔اب اس کو کل کا انتظار تھا کہ وہ کل لازمی کس نہ کسی طرح اپنے چاچو یا ابو سے بات کرلے گی۔وہ نہیں جانتی تھی کل اس کے لیے کیا طوفان لے کر آرہی ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***** *********

****

دولہا بنے ہو عدیل کی شان ہی نرالی تھی۔ہاف وائٹ شیروانی میں کسی راجہ مہاراجہ کو

بھی مات دے رہے تھے۔آج عشا بے بی پنک اور شاکنگ پنک کلر کے کلیوں والے فراک میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔میک اپ کے نام پر ان بس آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پر پنک گلوس لگایا ہوا تھا۔اور لمبے سلکی بال کھول کر ایک طرف کندھے پر ڈالیے ہوئے تھے۔کتنی ہی نظروں میں اس کے لیے ستائش تھی۔ مگر وہ اس سے انجان اپنے چاچو کی شادی انجوائے کر رہی تھی۔اور اس کو اس موقعے کی تلاش تھی کہ کب وہ اب یا چاچو سے کل کے بارے میں بات کر سکے۔عدیل اپنی شادی اور احسن خان دوسرے کاموں میں بزی تھے۔اسی طرح کرتے ہوئے وقت گزر گیا اور وہ لوگ ریڈ لہنگے میں پری بنی پلوشہ کو دلہن بنا کر گھر لیے آئے۔ان کی 11 بجے کے قریب ہوئی ی تھی۔سب رسموں کو کرتے ہوئے 3012 ہو گی تھی تب سب کو احسن خان نے اپنے اپنے کمروں میں جانے کا بولا اور دلہن کو بھی اس کے کمرے میں بھیج دیا۔

=----- ---------- -------

یہ تقریباً ڈھائی ی بجے کا ٹائی م تھا۔جب عشا کے کمرے سے چیخنے کی آواز پر سب باری

بری اس کے کمرے میں آئے تھے۔ وہاں آکر جو دیکھا اس کو دیکھ کر عدیل زخمی شیر کی طرح نعیم پر جھپٹا تھا۔ احسن تو ڈھے گئے تھے۔ عدیل کو بہت مشکل سے لڑکوں نے پکڑا تھا۔ ان کے کافی رشتے دارے اس وقت ان کے گھر روکے ہوئے تھے۔ کمرہ سب لوگوں سے بھر گیا تھا اور دروازے کے باہر کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ جبکہ عشا کمرے کے کونے میں کھڑی بری طرح رو رہی تھی۔ اس کی قمیض کندھے سے پھٹی ہوئی ی تھی۔ بال کھل کر سارے چہرے پر پھیلے ہوئے تھے۔ اور دوپٹہ دور صوفے کے پاس گرا ہوا تھا۔ کسی کو یہ نہ ہوا کے اسکے سر پر دوپٹہ ہی ڈال دیتے۔

چھوڑوں مجھے میں اس کیمنے کو نہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا قتل کر دوں گا اس اس کی ہمت کیسی ہوئی ی ہماری عزت پر ہاتھ ڈالنے کی میں خون پی جاوگا اس بے غیرت کا وہ کسی ہاتھ نہیں آرہا تھا غصے سے اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی حرام خور ہمارا کھا کر ہمیں ہی نقب لگا رہا ہے۔ بے غیرت ہ نہیں تمھاری یہ پارسہ عشا نے خود نعیم کو بلایا تھا اپنے کمرے میں حرام خور تمھاری بھولی بھالی عشا ہے جو سب کے سامنے بڑی شریف بنتی ہے اور اکیلے میں اس کے لچھن ہیں نسرین بیگم نہایت اجڈ پن سے ہاتھ نچاتے ہوئے بولی کمرے میں کھڑے سب لوگ حیرت سے نسرین کو دیکھنے لگے۔ یہ سب

جھوٹ ہے میں نے ایسا کچھ نہں کیا یہ سب جھوٹ ہے وہ روتے ہوئی ی بولی بکواس نہ کر=۔=وہ گالِی دیتے ہوئی ے بولی یہ اس آج پہلِ ی بار گندی حرکت نہیں کی یہ پہلے بھی مجھے ک ئی ی بار اپنے کمرے میں بلا چکی ہے۔پر آج میں اس کو سمجھا رہا تھا۔پر یہ الٹا میرے گلے پڑ گی میں نے اس کو پہلے بھی بہت لڑکوں کے ساتھ دیکھا ہے۔نعیم نے نہایت ہی مکراِی سے عشا کے گرد جال بنایا۔نہں ابو یہ جھوٹ ہے آپ کی قسم یہ جھوٹ ہے۔وہ تڑپ کر اُحسن خان کے قدموں میں بیٹھ کر بولی مسلسل رونے کی وجہ سے اس کو ہچکیاں لگ گی تھی۔جھوٹ نعیم نہیں یہ کمینی بول رہی یے اور اس کا ثبوت یہ ہے وہ فون اُحسن خان کے سامنے کرتے ہوئے بولی وہ جیسے جیسے دیکھتے جا رہے تھے ان کے نقوش عجیب ہوتے جا رہے تھے۔وہ ضبط کی انتہا پر تھے۔اور فون عدیل کے سامنے کر دیا وہ کافی دیر دیکھنے کے بعد عشا کی طرف آیا اور اس کو جھلسا دینے والی نگاہوں سے سے دیکھتے ہوئے نفی مں سر ہلانے لگا۔چاچو یہ سب جھوٹ ہے وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔عدیل نے لب بھینچ کر زور کا تھپڑ عشا کے منہ پر مارا وہ رونا بھول کر اپنے چاچو کو دیکھنے لگی۔آج پہلی بار انہوں نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔خاموش ایک اور لفظ نہیں وہ بری طرح دھاڑا تھا۔ابو وہ دوڑ کر احسن خان کے پاس گی تو انہون نے اس کو دھکا دے دیا وہ بیڈ سے ٹکرائی ی اس کا سر خون نکلنے لگ گیا۔اور آنکھوں کے آگے

اندھیرا چھا گیا میں نے کچھ نہیں کیا اب وہ بے ربط بولتے ہوئے۔ ہوش سے بیگانی ہو گی

۔

😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭
😭😭😭

وہ سر پکڑے کراہتے ہوئے اٹھی تھی۔ وہ وہی نیچے بیڈ کے پاس ہی گری ہوئی تھی ۔کسی نے بھی اسکی طرف توجہ نہیں کی تھی۔ وہ اپنے ابو کو دیکھنے لگی وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے ۔ عدیل بھی صوفے پر بیٹھا غصے سے اپنی انگلیا ں چٹخا رہا تھا ۔ وہ بے حد الجھا ہوا لگ رہا تھا ۔ آنکھیں سرخ ہورہی تھی ۔ وہ اٹھ کر عدیل کے پاس آئی ی چاچو میں نے کچھ غلط نہیں کیا مجھے آپ کی قسم وہ بلک بلک کر روتے ہوئے بولی بس کردوں عشا اتنا سب اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد بھی میں تم پر بھروسہ کروں گا ۔ مجھے کیا پاگل سمجھا ہے تم نے

وہ اس کو کندھے سے پکڑے چیخ کر بولا ۔ ہم نے تمھیں ہر طرح کی آزادی دی تمھاری ہر خواہش پوری کی اتنی محبت کی اور تم یہ صلہ دیا یوں ہمارا مان توڑا تمھیں ذرا ھی شرم نہیں آئی یہ سب کرتے میری اپنے ابو کی عزت کا کوئی خیال نہیں آیا۔ یہ سب کرنے سے پہلے تم تم مر کیوں نہیں گی ۔ وہ ایک ہی سانس میں بولتے ہوئے عشا کو جھٹکے سے چھوڑ کر صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھے اور سر کو دونوں ہاتھوں پہ گرائے بے آواز رونے لگے ۔ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی کی تکرا کرنے لگے ۔ وہ ہکا بکا اپنے چاچو کے الزام سن رہی تھی ۔ وہ پلٹ کر اپنے ابو کے پاس آئی ابو آپ تو میرا اعتبار کریں وہ ہاتھ جوڑ کر بولی تمھارا اعتبار کروں تم جس نے آج مجھے سب کے سامنے بے عزت کرادیا ہے میں کسی کی سامنے سر اٹھنے کے قابل نہیں رہا ۔ دل کر رہا تمھارا گلا دبا دوں یا پھر اپنی جان لیے لوں احسن خان نہایت ہی درشتگی سے بولے دفع ہوجا و میری نظروں کی سامنے سے ۔۔

آپ اس کو دفع کریں اس کے گندے خون سے اپنے ہاتھ کیوں گندے کرتے ہیں۔ نسرین بیگم احسن سے جھوٹی ہمدردی کرتے ہوئے بولی آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔اس منحوس لڑکی کو غرق کریں میں تو پہلے ہی اس کے کرتوت جانتی تھی۔بہت سمجھیا اس کو پر یہ اپنے گند سے نہیں روکی۔وہ اپنے جھوٹے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔یہ جھوٹ ہے ابو الزام ہے وہ سر اٹھا کر بولی ہاں سب جھوٹے ہیں ایک بس تم سچی ہوں۔ایسی کونسی دشمنی ہے بھابھی کو تم سے جو وہ تم پر الزام لا گیں گی۔عدیل تڑخ کر بولا۔جب تک وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی نسرین نے بہت سی غلط باتیں بتا کر عدیل اور احسن کے دل میں بدگمانی پیدا کر دی تھی۔اور اس سب میں اس کا ساتھ اسکے خبیث بھائی نے بھرپور دیا تھا۔اور دن والی ویڈیو کو اس طرح سے ایڈیٹنگ کی تھی۔ وہ عشا کے خلاف جا رہی تھی۔اس میں کسی بھی طرح نہیں لگ رہا تھا کہ نعیم عشا سے زبردستی کر رہا ہے۔بلکہ ایسا لگ رہا تھا وہ نعیم کو اکسا رہی ہے۔یہ دیکھو یہ کیا ہے کب سے بکواس کر رہی ہو میں جھوٹ نہیں بول رہی یہ دیکھو اپنے کرتوت عدیل نے فون عشا کے سامنے کیا اور اسکا بازو کھینچ کر کھڑا کیا۔جیسے جیسے وہ ویڈیو دیکھ رہی تھی۔ نفی میں

سر ہلا رہی تھی۔ یہ جھوٹ ہے ایسا کچھ نہیں ہوا چاچو میں آپ بتاتی ہوں۔ میں اوپر خاموش وہ بولنے لگی تو عدیل نے اس کی بات کاٹی بس کر دوں عشا ابھی بھی تم خود کر سچا بول رہی ہو حد ہے۔ ویسے اتنی بے شرمی کی توقع نہیں تھی مجھے تم سے۔

وہ بکل بے بس ہو گی تھی کوئی ی اس پر اعتبار نہیں کر رہا تھا۔ وہ ایک دم سے چیختے ہوئے نسرین کی طرف بڑھی کیوں کیوں کر ہی ہوں میرے ساتھ ایسے اپنے کمینے بھائی ی کے ساتھ مل کر کیوں مجھے میرے چاچو اور ابو کے سامنے بے عزت کیا تم ایک جھوٹی اور گھٹیا عورت ہو وہ ہذیاتی ہو رہی تھی۔ دیکھیں کیسے بے غیرت لڑکی الزام لگا رہی ہے گند بھی خود کرتی ہیں۔ نعیم نے اس کی گندی خواہ ئی ش پوری نہیں کی تو یہ ایسے پاگل ہو رہی ہے۔ وہ نہایت بے دردی سے اس پر الزامات کی بارش کر رہی تھی۔ وہ بے بسی کی تصویر بنی کھڑی اپنے چاچو اور ابو کو دیکھ رہی جو اس پر بلکل بھی یقین کر رہے تھے۔ وہ بے دردی سے آنسو صاف کرتے ہوئے احسن کی طرف آئی ی ابو آپ میرا یقین کریں۔ تم یہ بتاو کل تم اوپر والے کمرے میں گی تھی۔ زیادہ نہیں بولنا بس ہاں یا ناں میں جواب دینا وہ انگلی اٹھا کر بولے جی گی تھی پر ابو خاموش بس ہاں اور ناں جو کل تم

نے سوٹ پہننا تھا وہ کل تمھارے اور نعیم کی کھینچا تانی میں پھٹا تھا۔جی ابو مگر آپ میری بات تو سنے میری بات کا جواب دو بس اور زیادہ مت بولو وہ غصے کی انتہا پر تھے۔ پہلے بھی ک ئی ی بار تم نعیم کے ساتھ یہ فضول حرکت کر چکی ہو اور آج بھی تم نے نعیم کو اپنے روم میں بلایا تھا۔ابو یہ جھوٹ ہے وہ تڑپ کر بولی اچھا پھر یہ کیا ہے۔انہوں نے اسکا فون دیکھیا جس میں اس نے نعیم کو اپنے روم میں بلایا تھا۔ جھوٹ ہے یہ میں نے کوئی ی میسج نہ یں کیا وہ بولی یہ اس گھٹیا عورت کا کام ہے ابو تڑخ تڑخ تڑخ ایک کے بعد تین تھپڑ احسن خان نے اس کے منہ پر مارے بکواس کرتی ہو بات کرنے کی تمیز بھی نہیں رہی اب تمھیں ماں ہے وہ تمھاری وہ بولے نہیں یہ گھٹیا عورت میری ماں نہیں ہو سکتی۔ماں اپنی بیٹی کو یوں بے عزت نہیں کرتی یہ عورت نہیں ڈائی ن ہے وہ غم و غصے میں پاگل ہو رہی تھی۔چپ ہو جاو نہیں تو اب میرا ہاتھ اٹھ جائے گا تم پر عشا وہ چیختی ہوئی ی عشا کو بولے مارے مارے مجے مار دیے مجھے ان الزامات سے بہتر ہے آپ مجھے مار دیں۔اور احسن خان نے بے دردی سے اپنی معصوم عشا کو پیٹنا شروع کر دیا۔کوئی ی ایسا نہ تھا جو ان کا ہاتھ روکتا۔وہ بری طرح پیٹنے کے بعد ہانپ رہے تھے۔ نکال دوں عدیل اس گند کی پوٹلی کو میرے گھر سے احسن خان سے بولے آپ چلے بھا ئی ی میں دیکھتا ہوں اس کو عدیل ان کو روم سے لے گیے اور سب لوگ باری باری

کمرے سے چلے گے۔سب کی نظروں میں عشا کے لیے ملامت تھی۔اٹھ بے غیرت نکل میرے گھر سے نسرین نے عشا کو بازو سے کھینچ کر پکڑ کر کھڑا کیااور دھکے دیے کر عشا کو گھر سے نکال دیا۔یہ سب کرتے ہوئے ان کو کسی نے دیکھا تھا۔پر وہ مطمئن تھی ۔ان کو کوئی ی نہیں دیکھ رہا مگر یہ ان کی خام خیالی تھی۔

##########

****

رات کے آخری پہر کی بات ہے جب وہ گیٹ کے باہر کھڑی تھی۔بار بار گیٹ بجانے پر بھی کسی نے گیٹ نیں کھولا تھا۔کافی دیر گزرنے کے بعد نسرین چگاڑتی ہوئی ی اور بولی تمھارا باپ بول رہا ہے۔دفع ہو جا یہاں سے وہ تجھے اب اس گھر میں نہیں رکھنا چاہتا۔وہ روتی ہوئی ی ایک آخری بار اپنے بابل کے گھر کو دیکھنے لگی۔اوپر والی منزل پر اس کا چھوٹا بھائی ی سمیع کھڑا رو رہا تھا۔اس نے عشا کو روکنے کا اشارہ کیااور کمرے کے اندر گیا۔کچھ دیر بعد اس نے عشا کی جانب اس کا دوپٹہ پھینکا تھا۔وہ کیوں کہ وہ ابھی بھی گلی میں ننگے سر ار ننگے پاؤں کھڑی تھی۔وہ کبھی بھی بنا نقاب کے گھر سے نہیں

نکلی تھی۔اور آج،۔۔۔۔۔۔وہ تشکر سے اپنے چھوٹے سے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔ اور شکر ادا کر رہی تھی کسی کو تو اس کی چادر کا خیال آیا۔وہ اپنے روتے ہوئے بھائی کو دیکھ کر زخمی سا مسکرائی اور ننگے پاؤں چل دی۔جب اس نے دوپٹہ اپنے سر پر اوڑھا تو اس کو اس میں کچھ بندھا ہوا محسوس ہوا۔دیکھا تو وہ موڑے ہوئے کچھ پیسے تھے۔جو دوپٹے کے پلو سے بندھے ہوئے تھے۔عشا جانتی تھی۔یہ پیسے اس کے بھائی نے اپنے گلک سے نکال کر دیے تھے۔وہ سب بھائی بہن اسطرح پیسے جمع کرتے تھے۔وہ شدت سے رونے لگی۔بالکونی میں کھڑا سمیع بھی روتے ہوئے اپنی آنکھیں صاف کر کے عشا کو الوادع کرنے لگا۔اس نے آخری بار اپنے بھائی کو ہاتھ سے الوادع کیا اور سڑک کی جانب چلی دی۔

****** ******** ******

****

اس اندھیری رات میں اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔وہ کہاں اور کس کے پاس جائے

اس کی دادی جنت بی بی بھی یہاں نہیں تھی۔وہ ہوتی تو یہ سب نہ ہوتا وہ عمرے کی ادائیگی کے لیے گی ہوئی ی تھی۔اور وہاں ان کے رشتے داروں کے پاس روک گی تھی۔جلدی میں عدیل کا رشتہ کاطے کر کے ان کی رضامندی سے ہی احسن خان نے بھائی ی کی شادی کر دی تھی۔اب وہ سنسان سڑک پر تنہا چلی رہی تھی۔کبھی کتوں کے بھونکے کی آواز آنے سے ڈرتی تو کبھی رات کی سیاہی سے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔آج کی رات تو جیسے صدیوں کی طرح طویل ہو گئی تھی۔وہ اپنے دھیان میں جا رہی تھی۔کہ کچھ لوفر لڑکے اسکے پیچھے لگ گئے تھے۔اس پر طرح طرح کے بے ہودہ فقرے کسنے لگے۔وہ جلدی جلدی قدم اٹھا کر رکشے اسٹینڈ کی طرف آئی ی تو اس کو رحیم بابا کو دیکھ کر حوصلہ ہوا۔وہ ان کے رکشے پر کالج جاتی تھی۔ان کو اپنے ماموں کے گھر کا ایڈریس بتا کر وہ رکشے میں بیٹھ گی۔رحیم بابا کو اس نے آج کا واقع بتایا تو احسن صاحب کے رویے پر افسوس کرنے لگے۔اور اس کو تسلی دیتے ہوئے بولے۔عشا بیٹا صبر کرو سچ کبھی نہیں چھپتا کبھی نہ کبھی سامنے آجاتا ہے۔اللہ ان کا ہی امتحان لیتا ہے جو اس کے پسندیدہ ہوتے ہیں۔اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا اس پر اتنا ہی جو جھ ڈالتا ہے جتنا وہ اٹھا سکے۔سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔بے شک وہ ہلکی سی آواز سے بولی اور آنکھیں موند لیں

****

رحیم بابا نے اسکے ماموں کے گھر کے پاس پہنچ کر اس کو آواز دی جو روتے روتے نجانے کب سو گئی تھی۔ نیند کا کیا وہ تو شاید سولی پر بھی آجاتی ہے۔ وہ تو ویسے بھی کل سے بے حد پریشان تھی۔ اور اب رو رو کر آنکھوں اور سر میں بری طرح درد ہو رہا تھا ۔ جس وجہ سے اس کو نیند آگئی تھی۔ رحیم بابا کی آواز پر ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔ کیا ہوا بابا وہ پیشانی سے بولی۔ عشا بیٹا آپ کے ماموں کا گھر آگیا ہے۔ آو چلو وہ رکشے سے اترتے ہوئے بولے۔ وہ سانس لے کر خود کو آنے والے وقت کے لیے تیار کرنے لگی۔ کہ اس پر لگنے والے الزام کے بعد جب اس کے باپ اور چاچو نے اعتبار نہیں کیا۔ اس کو گھر سے نکال دیا۔ تو کیا اسکے ماموں اس پر بھروسہ کریں گے۔ یا وہ بھی ان کی طرح اس س منہ موڑ لیے گے۔ وہ یہ سوچ رہی تھی۔ جب ماموں باہر آئے وہ شاید نماز کے لیے مسجد جا رہے تھے۔ کیوں کہ اب کہی کہی فجر کی اذان ہو رہی تھی۔ انہوں نے عشا کو اس حال میں دیکھا تو وہ اپنی جگہ جم کر رہ گے۔ رحیم بابا کے پکارنے پر شہناز بیگم کو آواز دی۔ وہ باہر آئی ی تو عشا کی حالت دیکھ کر اپنی چادر اس پر ڈال کر اس گھر کے اندر لے گی۔ اب

رحیم بابا سہیل صاحب کو سب بتانے لگے۔ساری بات سننے کے بعد سہیل صاحب شکستہ لہجہ میں بولے احسن بھائی ی کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ضبط کی وجہ سے ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔آپ کا بہت شکریہ بابا جو عشا کو یہاں لیے آئے شکریہ کی کوئی ی بات نہیں عشا اپنی بچی ہے بس آپ اس کا خیال رکھنا وہ سہیل صاحب سے ہاتھ ملا کر باہر چل دیے۔ان سہیل صاحب کو چائے ناشتے کے روکا پر انہوں نے یہ بول کر منع کر دیا کہ عشا کو ان کی ضرورت ہے۔بابا کے جانے کے بعد وہ اندر کمرے کی جب چل پڑے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر آنے کے بعد شہناز بیگم نے عشا کو کپڑے دیے اور تبدیل کرنے کا بول کر وہ کچن میں گی اور گرم دودھ لے کر آئی ی جب تک عشا کپڑے بدل کر بیڈ پر بیٹھی قالین میں نجانے کیا گھور رہی تھی ۔ عشا لو دو بار پکارنے پر وہ سر اٹھا وہ شہناز بیگم کو دیکھنے لگی ۔ لو یہ دودھ پی لو بیٹا وہ اس کے سر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی مامی وہ ابھی بولنے لگی تھی ۔ جب سہیل صاحب کمرے میں آئے

عشا بچے کچھ بولنے کی ضرورت تمھارا کوئی قصور نہیں ہے ۔ ماموں وہ تڑپ کے سہیل کے سینے سے لگ کر رونے لگی وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر پیار کرتے ہوئے بولے عشا یہ تمھارا اپنا گھر ہے یہاں تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی ۔ میں نے کچھ غلط وہ بولنے لگی تو انہوں نے اس کو چپ ہونے کا اشارہ کیا بس بھول جاو سب تم میری پاک دامن بہن کی بیٹی ہو مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے میرے بچے اب تم اور نہیں رو گی ۔ چلو یہ دودھ پیوں اور آرام کرو پھر بات کرتے ہیں۔ میں نماز پڑھ کر آتا ہوں

وہ شہناز بیگم کو اشارہ کر کے باہر چلے گے۔ان کے جانے کے بعد شہناز بیگم نے اس کو زبردستی دودھ پلایا اور گولیاں کی دی جس کو کھلا کر اس کو بیڈ پر سلا دیا۔کچھ دیر وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔کچھ دیر بعد جب وہ سو گی تو وہ اس پر چادر ڈال کر لائی ٹ اور دروازہ بند کر کے باہر آ گی اور نماز پڑھنے چل دی۔جب سہیل صاحب نماز پڑھ کر آے وہ چائے بنا کر ان کا انتظار کر رہی تھی۔سو گی عشا وہ بیٹھتے ہوئے بولے جی سو گی پر بہت ڈسٹرب تھی۔بار بار ڈر رہی تھی۔ڈرنا تو ہے جو ہوا ہے اسکے ساتھ وہ سب شہناز

بیگم کو بتانے لگے۔سب سننے کے بعد وہ بولی احسن بھائی ی نے اچھا نہیں کیا وہ نسرین اس کو تو اللہ غرق کرے گا۔اب آپ عشا کو وہاں نہیں جانے دینا اتنی فرمانبردار اور نیک بچی پر الزام لگا کر آدھی رات کو گھر سے نکال دیا ذرا شرم نہیں آئی ی ان کو اگر کچھ برا ہو جاتا تو وہ غصے سے بولی۔اللہ کرم کرے گا بس تم عشا کا خیال رکھنا وہ سانس خارج کرتے ہوئے بولے آپ فکر نہیں لیے وہ مجھے بہت عزیز ہے میں پوری طرح اس کا خیال رکھوں گی۔وہ سہیل صاحب کی جانب چائے کا کپ بڑھاتے ہوئی ے بولی۔

****

وہ سانس لینے کی لیے رو کی تھی۔اس کا چہرہ آنسو سے تر تھا۔وہ اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی۔جب شہریار نے اس کو پانی کا اس کے سامنے کیا جس کو وہ ایک ہی سانس میں پی گی۔جبکہ شہریار ادھر ادھر دیکھ کر اپنے آنسو گلے میں اتارنے کی کوشش کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بولا تھا۔بہت برا کیا اس کے ابو اور چاچو نے ایک بار تو اس کی بات سنتے ہر کسی کو اپنی صفائی ی میں بولنے کا موقع دیا جاتا ہے مگر ہمارے معاشرے کا یہی المیہ ہے۔کہ ہم اپنے بیٹوں کی بڑی بڑی سی غلطی معاف کر دیتے ہیں۔پر اپنی بہن بیٹی کو اپنی صفائی ی میں بولنے کا موقعہ بھی نہیں دیتے۔اور ان سزا دیتے ہیں۔جب کہ بیٹی

اور بیٹا دونوں برابر ہیں۔ دیکھا جائے تو بہن بیٹی میں زیادہ احساس ہوتا ہے۔ وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔ اور سر پر ہاتھ پھیر کر چیئر سے ٹیک لگا کر خود کو ریلکس کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ آج عشا کی زندگی کے اتنے بڑے انکشاف نے اس کو اندر سے ہلا دیا تھا۔ ۔اوپر سے ضبط نظر آنے والی لڑکی اندر سے بری ٹوٹی ہوئی ی تھی۔ آج اس کو عشا کے اجتناب برتنے کی وجہ پتا چل گی تھی۔ وہ اس کے رویے کی وجہ سمجھ گیا تھا۔ جب اس کا ان رشتوں نے اعتبار تھوڑ دیا تھا۔ جو سب سے زیادہ خاص اور اپنے تھے۔ اب اس کا سب سے بھروسہ اٹھ گیا ہے۔ وہ کسی پر اعتبار نہیں کرتی تھی۔ عنایہ ابھی بھی رو رہی تھی۔ وہ اس کی سوں سوں سے اپنے خیالوں سے باہر آیا رومت عنایہ میں سب ٹیھک کر دوں گا تم دیکھنا تمھاری دوست پھر سے مسکرائے گی اور ایک نئی اور بہترین زندگی کی شروعات کریے گی۔ بس اس سب میں مجھے تمھارے ساتھ کی ضرورت ہے۔ یہ میرے اکیلے سے نہیں ھو گا۔ وہ عنایہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا۔ عنایہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ وہ ابھی کچھ بولنے لگی تھی۔ پیچھے سے آنے والی آواز پر پلٹی تھی۔

واہ واہ بہت خوب تم جیسی لڑکیوں کی وجہ سے شریف لڑکیاں بدنام ہوتی ہیں۔ تم جیسی

لڑکیاں وہ ابھی اور بھی کچھ بولتا شہریار نے آگے بڑھ کر اس کو گریبان سے پکڑا تھا۔ خاموش ایک اور لفظ نہیں ورنہ زبان کھینچ لوں گا۔ بہن پے یہ میری وہ دہاڑا تھا۔ شہریار کی آواز سے وہ چونکی۔ ورنہ اس لڑکے کو دیکھ کر وہ ورطہ حیرت ہو گی تھی۔ دنیا گول ہے یہ آج ثابت ہو گیا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ی ان کے پاس آئی ی اور اس لڑکے کا گریبان شہریار کے ہاتھ سے چھوڑا کر اس لڑکے کے سامنے کھڑی ہو کر اس کو غور سے دیکھنے لگی۔ کافی دیر کے بعد ایک کے ایک تین تھپڑ اس کے منہ پر مارے وہ لڑکا طیش میں اس پر ہاتھ اٹھانے لگا تو شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹک دیا اور عنایہ کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پیچھے کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم مجھے کیا سمجھاو گے گھٹیا انسان تم خود کیا ہو جس کو اپنی بہن اپنے خون پر اعتبا ر نہیں کیا وہ یہاں کھڑا مجھے لیکچر دے رہا اب بڑی غیرت جاگ رہی جب تمھاری بہن کو تمھاری ضرورت تھی۔ تب کہاں تھے تم اور تمھاری یہ سو کولڈ غیرت وہ بار بار اس لڑکے کو مارنے کے چڑھتی تھی اس کو شہریار بہت مشکل سے قابو کر رہا تھا۔ اور

ناسمجھی سے عنایہ کو دیکھ رہا تھا۔ جو اس لڑکے کے خون کی پیاسی ہو رہی تھی۔ اور کسی طرح سے ہاتھ نہیں میں تھی۔ اس ہنگامے سے انتظامیہ اور پاس بیٹھے لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ جبکہ انتظامیہ کیا کہانا تھا۔ کہ یاتو عنا یہ کو خاموش کرائے نہیں تو باہر چلے جائیں اسطرح ان کاماحول ڈسٹرب ہورہا ہے ۔ بڑی مشکل سے شہریار نے عنایہ کو ریلکس ہونے کا بولا جبکہ وہ لڑکا تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا تھا ۔ وہ چیئرپر بیٹھی منہ پر ہاتھ پھیرتی اپنے آنسوصاف کرے خود کو کمپوز کرہی تھی ۔ کیا تھا یہ عنایہ کون تھا وہ لڑکا تم سوچنا چاہیے تھا۔ یہ پبلک پلیس ہے۔ وہ اس کو سمجاتے ہوئے بولا تھا ۔ اب سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تھے ۔سوری شہریار بھائی اس کو دیکھ کر مجھے سے کنٹرول نہیں ہوا ۔ وہ شرمندگی سے بولی تھا کون وہ شہریار نے اپنا سوال دوبارہ دوہرایا تھا۔ وہ عشا کابھائی حاذق تھا۔ اس کا سگا بھائی وہ سپاٹ لہجے میں بولی جبکہ شہریار کو بھی صیح معنی میں جھٹکا لگا تھا ۔

**** ******** ******** *

وہ کب سے اسی طرح لیٹی آنسو بہا رہی تھی۔اپنی اور شہریار کی پہلی ملاقات سے کل تک کا سارا وقت یاد کر رہی تھی۔آنسو تھے کہ روکنے کا نام نہیں لیے رہے تھے۔وہ ابھی اور نجانے کب تک روتی رہتی شہناز بیگم اس کے پاس آئی ی اور اس کے پاس بیٹھ کر بولی تھی۔عشا اب کیسی ہیں بیٹا طعبیت ان کی آواز پر وہ اٹھ کر بیٹھی بال کا جوڑا بنا کر بولی جی مامی اب کافی بہتر ہے طعبیت اس کی آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی۔ یہ کیا عشا تم پھر روتی رہی ہو۔کتنی بار سمجھایا ہے رویا مت کرو بہادر بنو ایسا کب تک چلے گا۔وہ پچکارتے یوئے بولی اٹھو منہ ہاتھ دھو بال بناو تمھارے ماموں آنے والے ہیں یوں تمھیں دیکھیں گے تو ان کو دکھ ہو گا تم سے اور مجھے سے ناراض ھونگے۔جی مامی وہ سر ہلا کر اٹھی اور واشرم چلی گی۔کافی دیر تک وہ اپنے پر منہ پانی مارتی رہی اس کی آنکھیں بری طرح جل رہی تھیں۔کافی دیر بعد وہ باہر آئی ی تو کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔ ماموں بھی آگ ئے تھے۔کیسی ہو عشا سہیل صاحب نے اس کو پاس بیٹھایا اس سے حال پوچھنے لگے۔جی ماموں اب تو کافی بہتر ہوں۔وہ آہستہ سے بولی خوش رہا کروں عشا

وہ چائے پیتے ہوئے بولے۔اچانک ان کا فون بجا فون سن کر وہ پریشان ہوے تھے۔

*****

چلو عنایہ میں تمھیں گھر ڈراپ کر دوں۔وہ پارکنگ ایریا میں کھڑے تھے۔نہیں شہریار بھائی ی میں چلی جاؤں گی آپ فکر نہ کریں۔وہ ابھی بھی غصے میں تھی۔میں تم سے مشورہ نہیں مانگ رہا بول رہا ہوں بیٹھو وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر بولا اور خود گھوم کر ڈرائی یونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔عنایہ ٹھیڑے میڑے منہ بناتی بیٹھ گی تھی۔اب منہ بنانا بند کروں او یہ بتاو تمھیں کیسے پتا تھا وہ عشا کا بھائی ی ہے۔اس نے گاڑی روڈ پر ڈالتے ہوئے سوال کیا کمال ہے میں عشا کو بچپن سے جانتی ہوں۔مانا اس کی اور میری عمر میں کافی فرق ہے پر ہم بہت اچھی دوست ہے۔اور اس نے بہت بار اپنی اور حاذق کی پکس دکھائی ی تھی۔مجھے اس میں وہ کافی چھوٹا تھا۔جبھی تو میں نے اس کو کافی دیر دیکھنے کے بعد پہچانا تھا۔وہ بولی۔جی بہت خوب اور کیا بات ہے آپ کی کیا پہچانا اور اس کو تھپڑ کیوں مارے کیا ضرورت تھی۔یہ سب کرنے کی وہ واپس تمھیں مار دیتا تو کیا ہوتا تم لڑکی ہو اس طرح اچھا نہیں لگتا ہو اس کو سمجھتے ہوئے بولا

واہ جی ابھی کچھ دیر پہلے تو آپ بول رہے تھے۔ لڑکا لڑکی برابر ہیں۔ اور وہ لنگور ایسے ہی مجھے کچھ کہتا میں منہ نہ توڑ دیتی اس کا اور آپ کیا بس نام کے بھائی ہو کوئی مجھے مارتا اور آپ کھڑے تماشہ دیکھتے کیا بات ہے واہ جی واہ جی وہ تالی بجاتے ہوئے بولی۔

اوے پاگلوں کی سردار میں نے بیٹا اور بیٹی کے برابر ہونے کی بات کی تھی۔ جو تمھاری سمجھ میں نہیں آئی اور نہ آنی ہے۔ اور یہ تو کوئی بات نہیں کہ تم فضول میں لڑائی جھگڑا کروں اور میں ریفری بن کر تمھیں سپورٹ کروں گا اپنی طرح پاگل سمجھا ہے۔ وہ سر جھٹک کر بولا۔

کیا کیا کیا میں پاگل ہوں اور فضول میں لڑائی جھگڑا کرتی ہوں۔ اور وہ جو فضول بول رہا تھا۔ اس کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا بولے ذرا وہ ترخ ک بولی

مانتا ہوں اس نے بہت غلط بات کی تھی۔ پر پر پر کیا ہاں وہ شہریار کی بات کاٹ کر بولی

سیدھا سی بات ہے اب آپ کو بہن سے زیادہ سالا پیارا ہو گا نہ بہن کیتو اب کوئی ی وِ یلیو نہیں رہی جبھی تو اس کی فکر ہو رہی ہے آپ نہ آتے بیچ میں تو اور لگاتی اس کو وہ غصے میں تیز تیز بولی

ہاہاہا سالا سالا ابھی کہاں سے ابھی تو تمھاری دوست مانی بھی نہیں اور تم کوئی ی حال نہیں ہے تمھارا عنایہ پاگل ہو تم پوری وہ قہقہ لگا کر بولا تھا۔ ہنسے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس اب چپ کر جائی یں کوئی ی لطیفہ نہیں سنایا جو آپ اتنا ہنس رہے ہیں اور یہ بار بار ممجھے پاگل کیوں بول رہے ہیں وہ چڑ کر بولی

پہلی بات تم میری بہن تھی ہو اور ہمیشہ رہوں گی ۔ میں نے تمھیں

سچے دل سے بہن بولا ہے ۔ اور کوئی نیا یا پرانا رشتہ اس کی جگہ نہیں لے سکتا وہ اپنی ہنسی کنٹرول کر کے بولا تھا ۔ اور پاگل اس لیے بولا تھا ۔ وہ کچھ لمحے خاموش رہا کیونکہ تم پاگل ہو عنایہ بڑے غور سے اس کی بات سن رہی تھی اور مسکرا رہی تھی ۔اس کی آخری بات پر منہ پھلا کر کھڑی سے باہر دیکھنے لگی ۔ اب وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی یہ اس بات کا سگنل تھا۔ اب شہریار بھی خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا۔ پر کبھی اس کو دیکھ کر مسکرا دیتا ۔ ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی اس کے گھر کے پاس روکی تو اترے کر اپنے گھر جانے لگی تو شہریار کے آواز دینے پر پلٹی تھی انداز احسان کرنے والا تھا سوری عنایہ اگر تمھیں کوئی بات بری لگی ہو تو وہ ایکسوز کرتے ہوئے بولا نہیں کوئی بات نہیں شہریار بھائی مجھے آپ کی کوئی بات بری نہیں لگی۔ کیوں کہ آپ میرے بھائی ہو تو جیسے میں پاگل ویسے ہی میرا بھائی پاگل بول کر وہ گھر کے اندر بھاگ گی۔ جب کہ شہریار نے بے ساختہ قہقہ لگایا اور ہنستے ہوئے اپنے گھر کی جانب چل دیا

****

کیا ہوا سہیل صاحب کس کا فون تھا۔آپ پریشان لگ رہے ہیں خیر تو ہے۔شہناز بیگم فکر مندی سے بولی ہاں ہاں وہ اصل میں عدیل کا فون تھا۔وہ عجیب سے لہجے میں بولے ۔کیوں کیا انہوں نے آج یہاں فون اب کیا کسر رہ گی ہے آپ نے بات سنی ہی کیوں وہ غصے میں ابھی اور کچھ بولتی سہیل صاحب نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔عشا حیرانگی سے اپنے ماموں کے الفاظوں پر غور کر رہی تھی۔وہ عدیل نے بتایا ہے جنت بی بی کی حالت بہت خراب ہے۔وہ عشا سے ملنا چاہتی ہیں۔آخری بار وہ نہایت آہستگی سے بولے تھے۔ماموں کی بات سن کر عشا کا ہاتھ کانپا اور گرم گرم چائے اس کے ہاتھ پر گر گی۔اس کی سسکی سے وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔کیا ہوا دکھا زیادہ تو نہیں جلا مامی اس کا ہاتھ دیکھنے لگی۔ماموں وہ کرب سے بولی مجھے دادی سے ملنا ہے۔پر عشا شہناز بیگم بولنے لگی تو سہیل صاحب نے منع کیا۔ٹھیک ہے آپ تیاری کرو میں آپ کو لے جاتا ہوں۔اب زیادہ وقت نہیں ہے۔

جی ماموں میں ابھی آئی ی وہ اٹھ کر کمرے میں گی تو شہناز بیگم بولی مگر عدیل کو آپ کے نمبر کا کیسے پتا چلا آپ نے تو اس واقعے کے بعد گھر اور نمبر بدل لیا تھا۔

ہاں بدل لیا تھا عدیل آفس گیا تھا۔ وہاں سے نمبر اور گھر کا ایڈریس لیا ہے ۔ وہ بول رہا تھا گھر آنے کی ہمت نہیں تھی۔ تو ماں کے کہنے پر کال کر رہا ہے اس کی والدہ کی طبیعت بہت خراب ہے ۔ وہ آخری بار عشا سے ملنا چاہتی ہیں ۔ ان بزرگ خاتون کی وجہ سے میں عشا کی بات مان گیا پر جو عدیل اور اس کے بھائی ی بھاوج نے کیا ہے میری بچی کے ساتھ وہ میں کبھی بھول نہیں سکتا وہ تھکن زدہ لہجے میں بولے

ٹھیک ہے آپ عشا کے ساتھ رہیے گا اس کو ایک پل کے لیے بھی تنہا نہ چھوڑنا احسن بھائی ی سے بھی زیادہ بات کرنے کی ضرورت نہیں وہ بولی

ہوں ٹھیک ہے

چلے ماموں وہ عبایا پہن کر تیار تھی۔ چلو بیٹا مگر میری بات سنو تم کسی سے نہیں ڈرو گی کیوں کہ تم غلط نہیں ہو۔ وہ اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بولے

#####$$$

یہ ایک ہسپتال کا منظر ہے۔ جہاں جنت بی بی اپنی لاڈلی کی راہ تک رہی ہیں۔ وہ اپنے ماموں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ دادی وہ ان کو دیکھ کر والہانہ انداز میں آگے بڑھتی ہے۔ اور ان کے ہاتھ اور منہ چومتی ہے۔ یہ وہ ہستی تھی جھنوں نے اکی والدہ کے انتقال کے بعد اس کو بڑے پیار سے پلا تھا۔ اور کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں دی تھی۔ عشا ان کی حالت دیکھ کر کبھی روتی تو کبھی ان کو پیار کرتی آپ کو کیا ہو گیا دادی آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا مجھے کیوں بھلا دیا کیوں وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔ جبکہ جنت بی بی بس خاموشی سے عشا کو چھو کر اپنے پاس ہونے کا اطیمنان کر رہی

تھی۔ان کے کمزور ہاتھ اس کے چہرے پر تھے۔وہ اس کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی ی تھی۔عشا رومت ماں جی کو تکلیف ہو گی وہ پہلے بھی بہت تکلیف میں ہیں اور تم سے شرمندہ بھی ہیں پلوشہ عشا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی۔اس نے پلٹ کے دیکھا تو پلوشہ کے پیچھے عدیل کھڑا تھا۔اور وہ بے بسی سے لب کاٹتا عشا کو دیکھ رہا تھا۔ آج اس کی عشا نے اس پر ایک نگاہ بھی نہیں ڈالی تھی۔وہ عشا جو اپنے چاچو سے ہر بات شی ئی ر کرتی تھی۔یہ وہ عشا نہیں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com

دادی آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائی یں مجھے آپ سے کوئی ی گلہ نہیں آپ تو میری ماں ہیں کوئی ی بیٹی اپنی ماں سے ناراض ہوتی ہے بھلا وہ روتے ہوئے بولی عشاع شش ااپنا خی خیال رکھنا او اور مجھ مجھے معا معاف کر دی دینا وہ اٹک اٹک کر بولی رہی تھی۔اتنا بولنے سے ان کا سانس پھول گیا تھا۔ان کے چہرے پا پسینہ آ رہا تھا اور سانس لینے میں بھی دشواری آ رہی تھی۔آپ فکر نہ کریں دادی بس آرام کریں وہ ان کا چہرہ صاف کرتی ہوئے بولِ ِ ی

ڈاکٹر کو بلائے وہ پلوشہ کو بولی تھی۔اب اس کی ضرروت نہیں ہے میری بچی میں بس تمھارا انتظار کر رہی تھی اور اپنے رب سے تمھارے آنے تک کی مہلت مانگی تھی۔جو پوری ھو گی ہے۔وہ بڑی مشکل سے بول رہی تھی۔عشا روتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔جبھی جنت بی بی نے مسکرا کے عشا کو دیکھا اور ان کے ہاتھ جو عشا کے چہرے پر تھے۔نیچے گر گئے۔حاذق جو ڈاکٹر کو بلانے گیا تھا۔وہ وہی دروازے پر روک گیا۔عشا جنت بی بی کو آوازیں دے رہی تھی۔جب کہ وہ اپنے ابدی سفر کی جانب چلی گی۔پلوشہ نے اسکو اپنے ساتھ لا گیا اور ڈاکٹر نے ان کا چیک اپ کر کے ان کی موت کی تصدیق کی تھی۔تو عدیل اپنی جگہ لڑکھڑایا تو ساتھ کھڑے سہیل صاحب نے اس کو سنبھالا تھا۔عشا پلوشہ کے ساتھ کھڑی بے یقینی سے جنت بی بی کو چہرہ دیکھ رہی تھی۔جہاں ابھی بھی ان کی نرم سی مسکراہٹ تھی۔حاذق وہی دروازے میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔آج اس نے دوسری بار اپنی ماں کو کھو دیا تھا۔جب اس کی پیدا کرنے والی ماں فوت ہوئی ی تھی۔تب تو اس کو ہوش بھی نہیں تھا

اب تو وہ 21 سال کا نوجوان لڑکا تھا اور جنت بی بی نے تو حاذق کے لاڈ ہی بہت اٹھائے تھے۔کمرے موجود ہر شخص رو رہا تھا۔

******** *********

****

وہ گھر آیا تو آج گھر میں بہت ہی رونق محسوس ہوئی ی اس نے لاوئی نج میں قدم رکھا تو وہ سرپرائی یز کی زوردار آواز نے اس کا استقبال کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وشمہ اپنے بچوں او میاں کے ساتھ صوفے پر بیٹھے تھے۔اور چائے کا دور چل رہا تھا۔آہا کیا بات ہے بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔

وہ مریم کو گود میں اٹھا کر بولا۔

بڑے لوگ ہم نہیں تم کب سے آئے ہیں اور تمھارا انتظار کر رہے ہیں پر تمھارا کوئی ی پتا نہیں رہے۔وشمہ بھائی ی کو ملتے ہوئے شکوہ کرتے ہوئے بولی تھی۔

ایسی کوئی ی بات نہیں ہے مجھے تمھارے آنے کا معلوم ہوتا تو کب کا آ گیا ہوتا

وہ خرم سے بغگیر ہوتے ہوئے بولا

ارے سالے میاں یہ تمھاری بہن کا پلان تھا۔ کہ سرپرائی زدیتے ہیں میں تو بہت روکا تھا۔ تم جانتے تو ہو اپنی بہن کو وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولے۔۔

کوئی ی بات نہیں یہ بھی تو آپ کا اپنا گھر ہے۔ اور وہ دانیال عالیان کہاں ہے شہریار نے نے خرم کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر اپنے بھانجاوں کا پوچھا

وہ اوپر پاپا کے پاس ہیں وشمہ چائے کا گھونٹ بھر کر بولی تم لوگے چائے بناوں تمھارے لیے

نہیں میں پہلے فریش ہو جاواور بابااور بچوں سے مل لوں پھراوکے خرم بھائی ی آپ ویٹ کریں میں آتاہوں۔وہ اٹھ کراپنے کمرے میں چلا گیا

وہ فریش ہو کر نیچے آیاتوسب نیچے ہی بیٹھے ہوئے تھے۔دانیال عالیان کی باتوں میں وقت گزرنے کاپتاہی نہیں چلاوہ لوگ کھانا کھانے کے لیے اٹھ رہے تھے اس کا فون بجاتووہ معذرت کرکے باہر آگیا۔فون سن کر وہ وہی بیٹھ گیااور سوچنے لگا کافی دیر کے بعد وشمہ اس کو بلانے باہر آئی ی تووہ کسی گہری سوچ میں ڈوباہوا تھا۔وشمہ کے پکارنے پر سوچ سے باہر آیا کیاہوا کھانے کے لیے کیوں نہیں آرہے کوئی ی پریشانی ہے کس کا فون تھا کیاہوا ہے وہ اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی عنایہ کا فون تھا عشا کی دادی کی دیتھ ہو گی ہے۔وہ بولا اوسوسیڈاب کیاتم وہاں جاوگے وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی تھی۔ہاں جاناتوپڑھے گا تم بھی چلواس کو ہماری ضرورت ھو گی وہ دور دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ٹھیک ہے میں خرم اور بابا کو بتا کر آتی ہوں تم تھوڑا سا کھانا تو کھالو

نہیں میرا دل نہیں کر رہا تم بس جلدی کرو میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں عنایہ کو بھی لینا ہے مجھے اسکے والد کے گھر کا نہیں معلوم وہ کھڑا ہو کر بولا اس کی آنکھوں میں عجیب سی ویرانی تھی۔

وشمہ نے اندر جا کر سب کو بتایا اور جلدی سے آ کر گاڑی میں بیٹھ گی شہریار نے گاڑی کا رخ عنایہ کے گھر کی جانب کر دیا وہ نہایت تیز ڈرائی یو کر رہا تھا وہ جلدی سے عشا کے پاس جانا چاہتا تھا۔جب کہ وشمہ خاموشی سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی اور اس کے سدا خوش رہنے کی دعا کر رہی تھی۔

%%%%%&&&&&&&**

وہ لوگ جنت بی بی کی میت اپنے گھر لے آئے تھے ۔ سہیل صا حب عدیل اور حاذق کے ساتھ اسٹریچر اندر لے کر جا رہے تھے ۔ پلوشہ پہلے ہی گھر کے اندر چلی گی تھی۔تاکہ انتظامات دیکھ سکے

عشاوہی کھڑی تھی اس میں گھر کے اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔اس کو اس رات کی ہر بات یاد آ رہی تھی۔کیسے وہ چھ سال پہلے اس گھر سے بے عزت کر کے نکالی گی۔سب واقعات کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔اس کا بچپن اس کا اپنے بھائی یوں کے ساتھ کیھل کود کرنا ان چھوٹے سے لان میں بیٹھ کر پڑھانا اور آخری بار اس کا اس گھر سے نکالے جانے وہ ابھی بھی اوپر دیکھ رہی تھی۔جیسے وہاں ابھی بھی سات سالہ سمیع کھڑا رو کر اس کو الوادع کر رہا ہوں۔وہ اوپر دیکھ رہی تھی روتے ہوئے وہ لڑکھڑائی ی تو کسی کے مضبوط ہاتھوں نے اس کو سنبھال تھا۔عشا نے پلٹ کر دیکھا وہ شہریار تھا۔وہ ایک پل میں پیچھے ہوئی ی۔عنایہ نے آگے بڑھ کر اس گلے سے لگایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔اس کو اس طرح روتا ہوا دیکھ کر وشمہ نے اپنی نم آنکھیں صاف کیں اور عشا کو سہارا دیا اور گھر کے اندر جانے کا بولا چلو عشا وہ نفی میں سر کو ہلا رہی تھی۔

می میں کیسے جاو مجھے میں ہمت نہیں عنایہ میں نہیں جا سکتی مجھے گھر جانا ہے ۔ وہ ورتے ہوئے بولی

کیوں آپ اس گھر میں کیوں نہیں آسکتی عنایہ کے کچھ بولنے سے

پہلے ایک لڑکا ان کے پاس آیا جو تقریبا 13 سے 14 سال کا تھا۔ یہ آپ کا گھر اس میں آنے سے آپ کو کوئی ی نہیں روک سکتا اور نہ آپ نے ایسا کچھ کیا ہے جو آپ کسی کا سامنا نہیں کر سکتی ڈرتا جھوٹا ہے جو آپ نہیں ہو۔ چلیں میرے ساتھ اس نے عشا کا ہاتھ پکڑا اور اندر جانے لگا۔ عنایہ کے سوالیہ دیکھنے پر اس نے عشا کا ہاتھ اپنے سینے سے لگایا اور عشا کی جانب دیکھ کر بول

میں عشا آپی کا بھائی ی سمیع ہوں۔ وہ عشا کا ہاتھ تھام کر اندر چلا گیا۔ تو وہ بھی سب گھر کے اندر آگ ئے

گھر میں آکر عشا کو ساری باتیں اور شدت سے یاد آنے لگی اس کے کانوں میں نسرین کے وہ سارے الزام گونجے لگے۔عشا نے اپنا ہاتھ چھوڑا چاہا تو سمیع نے اور مضبوطی سے پکڑ لیا اور اس کو دیکھ کر نفی میں سر ہلانے لگا۔عشا بے بسی س اس کو دیکھ کر اس کے ساتھ چلنے لگی۔

اب وہ لوگ گھر کے بڑے حال روم میں تھے۔جہاں ان کے کافی رشتے دارے موجود تھے۔اور جنت بی بی کی میت بھی درمیان میں پڑی تھی۔اس نے چاروں طرف دیکھا سب اس کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔اور طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے۔ وہ یہاں سے جانا چاہتی تھی۔اس کا ہاتھ ابھی تک سمیع نے پکڑا ہوا تھا۔چاچی وہ پلوشہ کو دیکھ کر بولا آپی کا خیال کرنا میں باہر جا رہا ہوں۔وہ نہایت سنجیدگی سے بول رہا تھا کہی سے بھی وہ تیرہ چودہ سال کا بچہ نہیں لگ رہا تھا۔پلوشہ نے اثبات میں سر ہلایا اور عشا کو اپنے ساتھ چلنے کا بولا۔

********* **********

****

چھ سال پہلے نسرین نے عشا کو گھر سے نکالنے کے احسن خان کو عشا کے اور خلاف کر دیا تھا۔عشا کو گھر سے نکالنے کے بعد اس نے یہ واویلا مچا دیا کہ عشا کسی کے ساتھ بھاگ گی ہے۔یہ سنے کر احسن خان ڈھے گے۔عدیل جو پلوشہ کے سمجھانے پر عشا کے کمرے میں جا رہا تھا کرنٹ کھا پلٹا اور نسرین سے پوچھنے لگا۔آپ کو کیسے پتا ہے بھابھی آپ نے اس کو روکا کیوں نہیں ہمیں کیوں نہیں بتایا۔وہ ایک سانس میں سوال کرنے لگا۔بس کرو عدیل اب کوئی ی فائی دہ نہیں وہ ہمارے منہ پر کالک مل کر چلی گی ہے۔احسن خان بے بسی سے بولے مگر بھیا عشا ایسا نہیں کر سکتی میں اس کو اچھے سے جانتا ہوں۔ میں اس دیکھتا ہوں وہ باہر جانے لگا تو احسن خان نے اس کو روکا اور ایک خط اس کو دیا۔ جس میں عشا نے یہ ژاف صاف لکھا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے یہ گھر چھوڑ کر جا رہی ہے اب اس کا راز کھول گیا ہے تو وہ یہاں نہیں رہنا چاہتی۔اب اس کے پیچھے کوئی ی نہ آئے وہ اپنی زندگی اپنی مرضی سے جینا چاہتی ہے۔وہاب اس گھر اور اس کی پابندیوں میں نہیں رہنا چاہتی اگر کوئی ی اس کے راستے میں آیا تو وہ قانونی مدد لے گی۔

جیسے جیسے عدیل خط پڑھ رہا تھا۔اس کی رگیں تن رہی تھی۔خط کو اس نے ہاتھ میں اچھی طرح مسل کر پھینکا تھا۔وہ اسے کس طرح کر سکتی ہے اتنے پیار اور اعتبار کا یہ صلہ دیا تم نے عشا کیوں وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دھاڑا تھا۔پلوشہ نے وہ خط اُٹھایا اور پڑھنے لگی۔ اس کو گڑبڑ کا احساس ہوا تو نسرین سے بولی بھابھی یہ خط آپ کو کس نے دیا۔مطلب ملا تھا۔یا عشا نے خود دیا تھا۔اگر اس نے دیا تھا۔تو آپ بھائی ی یا پھر عدیل کو بھی بلا سکتی تھی۔تو ہم کچھ کرتے اس کو سمجاتے اس سے اس سب کی وجہ پوچھتے وہ بولی تو عدیل نے سر اٹھا کر نسرین کو دیکھا اس طرف تو کسی کا دھیان ہی نہیں گیا تھا۔

کیا بتاتی وہ جلدی سے خط دیے کر بھاگ گی میں نے اس بہت روکنا چاھا پر وہ میرے سر نجانے کیا مارا کر چلی گی یہ دیکھے احسن وہ اپنا زخم دیکھنانے لگی جو اس نے اپنے خبیث بھائی کے ساتھ مل کر لگایا تھا تاکہ ان کے اس ڈرامے پر سب یقین کر لیں۔مگر آپ پلوشہ نے کچھ بولنا چاہا تو احسن خان نے اس کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

آپ کو کیا لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں نسرین کو لگا کہ شاید اس کے ہاتھ سے سب نکل نا جائے تو وہ بولی تو پھر ٹھیک ہے میں ابھی آتی ہوں۔ وہ کمرے میں گی کچھ دیر بعد آئی ی تو سب نے ان کو دیکھا تو وہ قران اٹھائے کھڑی تھی۔

میں قسم کھاتی ہوں عشا نے آج یہ سب گند کیا وہ پہلے بھی بہت بار یہ حرکت کر چکی ہے اور اب وہ اپنے کسی آشنا کے ساتھ بھاگ گی ہے۔ وہ قرآن پر ہاتھ کر رکھ کر بولی تو سب گویا سانپ سونگھ گیا تھا۔ بس اب بات ختم ہو گی ہے آج کے بعد کوئی ی بھی اس گھر میں عشا کا ذکر نہیں کرے گا وہ مر گی ہے ہمارے لیے احسن خان شکستہ لہجے میں بول کر اٹھے اور اپنے کمرے میں چلے گے۔

#######

جنت بی بی کی تدفین ہو گی تھی۔ سب لوگ قبرستان سے لوٹ آئے تھے۔ آج بھی گھر رشتے داروں سے بھرا ہوا تھا۔ پلوشہ سب کو کھانا کھلانے میں مصروف تھی۔ عنایہ اور وشمہ عشا کے ساتھ ایک طرف بیٹھی تھیں۔ سب عورتیں عشا کو عجیب نگاہوں سے دیکھنے کے ساتھ طرح طرح کی باتیں کر رہی تھیں۔ عنایہ دیکھو ماموں آگ ئے ہیں تو چلتے ہیں۔ عشا بولی وہ کب سے سب کی کڑوی کسیلی باتیں سن کر اب تھک چکی تھی۔ وہ

جب سے آئی ی تھی۔ نسرین کی جھلسا دینے والی نظروں کے حصار میں تھی۔ وہ اس کو بول تو کچھ نہیں رہی تھی۔ پر اس کا دیکھنا ہی عشا کو خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔ اب وہ یہاں سے جلد از جلد جانا چاہتی تھی۔ ٹھیک ہے میں دیکھتی ہوں وشمہ آپی اس کا دھیان رکھیں گا میں ابھی آتی ہوں وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔۔

ماموں وہ عشا بول رہی ہے گھر چلتے ہیں ۔ عنایہ نے باہر کھڑے سہیل صاحب کو بولا ٹھیک ہے بلاو اس کو اب چلتے ہیں ۔ وہ سب سے الگ کھڑے تھے انہوں احسن خان اور عدیل سے تعزیت کے بعد دوسری کوئی ی بات نہیں کی تھی۔

جی ٹھیک ہے ماموں میں بلاتی ہوں اس کو عنایہ بول کر اندر گی

چلو عشا ماموں بلا رہے ہیں گھر چلتے ہیں۔ ابھی سے ابھی تو تم لوگوں نے کھانا بھی نہیں

کھایااور آج تو عشا کو یہی روکنا چاہیے ابھی تک یہ بھائی ی جان اور عدیل سے بھی نہیں ملی پلوشہ نے جانے کی لیے کھڑی عشا کا ہاتھ پکڑ کر بولی اس کے لہجے میں کوئی ی طنز یا مصنوعی پن نہیں تھا۔ جانے دو اس گند کی پوٹلی کو کیوں روک رہی ہو اس منحوس بد بخت کو میرے گھر میں نسرین چلاتے ہوئے بولی۔

مگر بھابھی پلوشہ نے بولنے کے لب کھولے خاموش رہو تم کچھ نہں جانتی اس _۔۔۔۔۔۔ گالی کے بارے میں کیسے یہ چھ سال پہلے باپ چاچے اور بھائی ی کے منہ پر کالک مل کر اپنے کسی یار کے ساتھ بھاگ گی تھی۔ وہ جاہل عورتوں کی طرح ہاتھ نچا کر آج پھر عشا پر الزامات لگا رہی تھی ۔عنایہ اور وشمہ نے عشا کو پکڑا ہوا تھا ورنہ وہ اب تک گری چکی ہوتی اس کا رنگ سفید لٹھے کے مانند ہو چکا تھا۔ مانو جسم سے سارا خون کسی نے نچوڑ لیا ہو ۔

بس اب ایک اور لفظ نہیں بہت بول چکی ورنہ عنایہ چلائی ی

ورنہ ورنہ کیا کرو گی تم دو چھٹانک کی لڑکی یہ بے غیرت چھ سال گھر سے باہر رہی جانے کیا کیا گند کر کے اب شریف ہونے کا ناٹک کر رہی ہے نکل میرے گھر سے وہ عشا کی طرف آئی ی

روک جاو نسرین احسن خان جو اندر داخل ہوئے تھے زوردار آواز میں بولے نسرین کا شور شرابہ سن کر سب مرد اندر آگ ئے تھے۔

میں نے تم سے بولا تھا۔ نسرین آج کوئی ی تماشہ نہیں چاہیے مجھے کوئی ی لحاظ بھی ہیں تمھیں آج ماں مری ہے میری ابھی کچھ دیر پہلے جنازہ اٹھا ہے ۔ ان کا اور تم یہاں یہ شور شرابہ اور تماشا کر رہی ہو ۔ وہ غصے سے بولے ۔

تماشا میری وجہ سے نہیں اس منحوس لڑکی کی سے ہوا ہے میں پوچھتی ہوں اس گند کو میرے گھر آنے کس نے دیا اور بسسسسسس کر دیے بھابھی اب ایک اور لفظ نہیں نجانے کہاں سے عدیل آیا اور دھاڑا کیا آپ نے میرا گھر میرا گھر لگایا ہوا ہے یہ عشا کا بھی اتنا ہی گھر ہے اور بولا یا میں نے ہے ماں جی آخری خواہش تھی۔ عشا سے ملنا

ہاں تو یہ وہاں ہسپتال میں مل تو لی تھی یہاں آنے کی اس کو کیا ضرورت تھی۔ میرے گھر کو گندا کیا اس منحوس نے اپنے ناپاک قدموں سے

بس کر دیں بھابھی اب اور کچھ مت بولنا آپ مس کب سے آپ کی فضول باتیں سن رہا ہوں اب اپ کچھ بولی تو بہت برا ہو جائے گا جس بات پر مٹی ہے۔ اس کو رہنے دیں اس میں سب کی بھلائی ی ہے۔

یہ باتیں تمھیں فضول لگتی ہیں بھول گے تم کیسے یہ چھ سال پہلے کسی کے ساتھ بھاگ

خاموش ہو جاو تم دونوں احسن خان بولے

نہیں بابا آج خاموش ہونے کا دن نہیں اگر آج بھی خاموش رہے تو لعنت ہے ہم پر اس وقت تو میں چھوٹا تھا۔ بات کو سمجھ نہیں سکا پر آج نہیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو عشا سہیل صاحب نے عشا کا ساتھ لگایا اور چلنے کا بولا وہ غم اور شرمندگی سے نڈھال ہو رہی تھی۔ زمین پھٹ جائے وہ اس میں سما جائے وہ پہلے بھی کسی سے نظر نہیں ملا رہی تھی اب اس سب کے بعد تو اس کی حالت اور خراب ہو گی تھی۔ پیروں نے جسے جسم کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہو وہ مضبوطی سے ماموں اور عنایہ کو پکڑے کھڑی تھی۔

پر آج خاموش رہنے کا مطلب ہے کہ ہم بے غیرت ہیں جو اپنی بہن کی حفاظت کسی

بھی عمر میں نہں کر سکتے وہ بولا تھا

عشااس کو دیکھ رہی تھی یہ کون ہے یہ لڑکا جو عشا کو اپنی بہن بول رہا تھا حاذق تو نہیں تھا تقریباساڑھے پانچ فٹ کا نوجوان لڑکا تھا۔ شاید اس کو باڈی بلڈ نگ کا شوق تھا۔ کیوں کہ اس کی بلیک ٹی شرٹ سے اس کسرتی باوز اس بات کا اعلان کر رہے چوڑا سینہ اس کے ورزش کرنے ثابت تھے۔ مگر چہرہ چہرہ اس کی کم عمری کا زار عیاں کر رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چلتا ہوا عشا کے پاس آیا اور اس نے عشا کے گلے میں بازو ڈال دیے وہ گھبرا کر ماموں کی طرف دیکھنے لگی۔ تو انہوں نے ناں کا اشارہ کیا اس پل وہ سیدھا کھڑا ہوا آپی کیا میں اتنا بدل گیا ہوں جو آپ اپنے واسع کو نہیں پہچان رہی

واسع وہ سر گوشی میں بولی تھی۔

جی واسع آپ کا بھائی ی واسع اور سر آپ اس طرح آپ کو یہاں سے لے کر نہیں جا

سکتے ابھی تو کافی حساب ہیں جو باقی ہیں ان کو پورا کرنا ہے اب وقت آ گیا ہے اس سب کا وہ عجیب انداز میں بولا تھا اس کی آنکھیں بہت ہی پراسرا تھیں۔

May i

اس نے عنایہ سے عشا کے ہاتھ کی جانب دیکھ کر بولا جو اس نے پکڑ رکھا تھا۔ وہ اس کو ہاتھ پکڑا کر پیچھے ہوئی ی تھی۔

جب کہ واسع عشا کو کسی کانچ کی گڑیا کی طرح تھام کر آگے بڑھ گیا تھا وہ کیا کرنے والا تھا۔ سب اس سے انجانے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

##########

وہ سب اس وقت حال کمرے میں تھے جو تھوڑے بہت رشتے دار جانے کی سوچ رہے تھے ان کو بھی واسع نے روک لیا تھا ۔ اب پورا کمرا اور ساتھ والے دو اور کمرے سب رشتے داروں سے بھرے پڑے تھے ۔ واسع نے ایک کرسی کو کمرے کے باکل درمیان میں رکھا اس

پر عشا کو بیٹھا کر وہ اب نسرین کی طرف آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بھی درمیان میں لے آیا تھا ۔ جی امی اب آپ سب کو شروع سے سب بتائی یں جو کچھ آپ نے آج سے چھ سال پہلے جو دیکھا تھا جو سنا تھا جو کیا تھا اور جو ہوا تھا وہ اب بتائی یں تفصیل سے سچ سچ بتائی یں سب سچ بلکل سچ ذرا بھی جھوٹ نہیں وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا ۔ یہ تم کیا کررہے واسع عشا پہلے بڑی مشکل سے سنبھلی ہے ۔ چلو عشا یہاں سے سہیل صاحب آگے بڑھ کر بولے عشا کو اٹھنا چاہا روک جائی یں سر مجھے پر بھروسہ رکھیں میں کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا وہ اطیمنان سے بولا لیکن وہ کچھ بولتے عدیل نے ان کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا ۔ وہ اب سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ امی بولیں سب آپ کے منتظر ہیں۔

وہ سب جانتے ہیں کہ اس دن کیا ہوا تھا ۔ کیسے اس حرافہ نے میرے بھولے بھالے بھائی کو اپنے جال میں پھنسانا چاہا اور جب

اس کا مقصد پورا نہیں ہوا تو اس بدذات نے خرم پر الزام لگایا اور پھر گھر سے نجانے کیسے اور کس کے ساتھ بھاگ گی اور دیکھو کیسے شریف بن کر بیٹھی ہے ۔ اس کے تو پہلے س لچھن ٹھیک نہیں تھے بہت سمجھا یا تھا اس کو پر یہ اپنے ناپاک ارادوں سے باز نہیں آئی ی

امی کیا یہ بلکل سچ ہے وہ کبھی اپنی آبرو کو انگھوٹھے سے مسلتا تو کبھی اپنے لب کچلتا ہاں واسع یہ سچ ہے میں نے کوئی ی بات نہیں چھپائی ی وہ ڈھٹائی ی سے بولی

امی ایک بار پھر سوچ لیں اور وہ ویڈیو والی بات کیا تھی بھلا وہ اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔

ہاں وہ ویڈیو تو تمھارے باپ اور چاچو نے خود دیکھی تھی۔ چاہو لو پوچھ ان دونوں سے

کیوں بولیے احسن آپ وہ احسن خان کی طرف پلٹی جبکہ وہ اپنے بیٹے کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔اب اس سب کا کیا مطلب

اب عشا کانپنے لگ گی تھی اس آنسو بہے جا رہے تھے شہریار آگے بڑھنے لگا تو وشمہ نے اس کو روکا شہری بھائی ی یہ ان کے گھر کا معاملہ ہے تمھارا اس طرح بیچ میں بولنا عشا کے لیے اور مس ئی لہ کر دے گا تمھارا کوئی ی رشتہ نہیں ہے ابھی اس سے پلیز کنٹرول کرو خود پر وہ اس ک سمجھاتے ہوئے بولی

وہ بڑی مشکل سے ضبط کر کے کھڑا ہوا

جی ابو اور چاچو آپ دونوں نے وہ ویڈیو دیکھی تھی اپنی آنکھوں سے جبھی آپ کو پتا چلا کہ عشا احسن خان کی حقیقت وہ بڑے پر اسرر لہجے میں بولا تھا۔

ہاں ہم نے دیکھی تھی پر اب یہ سب کرنے کا تمھارا کیا مقصد ہے کیوں گڑھے مردے

اکھاڑ رہے ہو کیا مل جائے گا تمھیں اب بس کرو یہ تماشہ عدیل اس کے پاس آ کر بولا تھا

تماشہ تو ابھی شروع نہیں ہوا اور بات گڑھے مردوں کی تو اب یہ بدبو یہ تعفن میری برداشت سے باہر ہے اس لیے آج یہ تماشہ لگایا ہے وہ عشا کی جانب دیکھتے ہوئے بولا جو ابھی بھی رو اور کانپ رہی تھی عنایہ اس کو اپنے ساتھ لگائے خود بھی رو رہی تھی اور التجائی یہ نظروں سے واسع کو دیکھ کر اس کو سب کرنے آنکھوں سے روک رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ عشا اور عنایہ کو دیکھ کر اب نسرین کی طرف پلٹا تھا۔ تو اب آپ نے سب سچ بتا دیا ہے کچھ نہیں چھپایا کچھ جھوٹ نہیں بولا وہ سچ اور جھوٹ پر زور دے کر بولا تھا۔ آپ اور تو کچھ بتانا نہیں چاہتی

نہیں کیا پاگل ہو گئے ہو تم وہ اس پر چلا کر بولی

ریلکس امی ریلکس وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا

سمیع سمیع کہاں ہو تم لیے آو یار جو بولا تھا۔ تمھیں وہ اونچی آواز میں بولا

یہ لو بھائی ی وہ تین سی ڈیز اسکو دے کر پھر باہر چلا گیا تھا۔

تو ناظرین آپ کے لیے کچھ ہے میرے پاس چلے سب مل کر دیکھتے ہیں۔ وہ سی ڈیز لے کر ایل ای ڈی کی جانب آیا اور ایک سی ڈی paly کر دی جیسے وہ ویڈیو چل رہی تھی سب کے چہروں سے رنگ اڑ رہے تھے۔

کیا بے ہودگی ہے یہ تمھیں ذرا شرم نہیں آئی ی اپنی ماں اور چاچی کو اس طرح بے عزت کر کے عدیل نے واسع کو گریبان سے پکڑ کر جنجھوڑا تھا۔ یہ فضول اور فیک ویڈیو بنا کر تم اس طرح پلوشہ اور بھابھی کو بے عزت نہیں کر سکتے آئی ی بات سمجھ

میں مجھے اپنی بیوی پر پورا بھروسہ ہے۔احسن خان نے واسع کو اپنی طرف موڑ کر زور دار تماچہ مارا تھا۔شرم نہیں ناہنجار اپنی ماں اور چاچی کی کردار کشی کرتے ہوئے مجھے بھروسہ ہے ان دونوں پر اور

واہ واہ کیا بات ہے وہ تالیاں بجاتے ہوئے دونوں سے پیچھے ہوا تھا۔کمال ہے آپ دونوں مردوں پر کیا بھروسہ ہے آپ کا اپنی اپنی بیوی پر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنا عرصہ ہوا چاچو آپ کی شادی کو چھ سال صرف چھ سال وہ عدیل کے سامنے کھڑا اس کو دونوں ہاتھوں سے گنوا رہا تھا اور ابو آپکی شاید 16 سال ہوئے ہیں اور آپ پتا چل گیا کہ یہ ویڈیو فیک ہے آپ دونوں کی بیویاں غلط نہیں ہیں

تو یہ بھروسہ میری بہن کے وقت یہ بھروسہ یہ اعتماد یہ اعتبار کہاں گیا تھا۔تھا کیا صرف بیویاں بھروسے اعتماد اعتبار کے قابل ہوتی ہیں بیٹیاں نہیں وہ اتنی بے مول ہوتی ہیں

کہ ان پر کبھی بھی کوئی بھی کچھ بول سکتا ہے۔کیوں ہاں نہیں کیا تھا میری آپی کا بھی اس طرح اعتبار کیوں نہیں کیا تھا ان کا بھروسہ کیوں میری آپی کا اعتماد توڑا تھا آخر کیوں وہ دھاڑا تھا جسے پورا گھر ہل گیا ہو آپی تو آپ خون تھی نا آپ کی تربیت پرورش دیکھ بھال ایک ہی بندے نے کی تھی جب آپ غلط نہیں تو وہ کیسے ہو سکتی ہیں بتائے مجھے چاچو وہ تو آپ کی گود میں کھیل کر بڑی ہوئی ی تھی آپ سے اپنی ہر بات شئیر کرتی تھی آپ کو ان کی ہر عادت پسند ناپسند کا پتا تھا تو یہ کیوں نہیں پتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Urdu|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کا خون آپ تربیت آپ کی پرورش سب غلط تھا کیا

بولے کچھ خاموش کیوں کھڑے ہیں چھ سالہ بیوی پر اتنا بھروسہ اور جو بچی آپ کی گود میں تب آئی ی ہو جس کو پیدا ہوئے کچھ گھنٹے ہوئے ہو اس پر ذرا برابر بھی بھروسہ نہیں جس کو آپ نے اپنی مرضی سے پروان چڑھایا ہوئے وہ کیسے غلط ہو سکتی ہے بتائے مجھے وہ بول بول کر تھک گیا تھا۔تب گھٹنوں کے بیٹھکر لمبے لمبے سانس لے رہا تھا

عدیل سوچ میں ڈوبا کھڑا تھا واسع کھڑا ہوا اور عدیل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا ابھی مت سوچو چاچو پہلے یہ ویڈیو دیکھ لو

وہ ایک اور سی ڈی لگا رہا تھا جبکہ پہلے والی سی ڈی نکال کر وہ توڑ چکا تھا۔اب جو سی ڈِی چل رہی تھی اس کی آواز سن کر عشا نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔

کچھ دیر بعد واسع عشا کے پاس آیا اور اس ہاتھ پکڑ کر ہٹائے اور اس کو ایل ای ڈی کی جانب دِیکھنے کا بولا عشا نے منع کا تو زبردستی اس کا رخ اس طرف موڑ دیا وہ منہ کھولے ویڈیو دیکھ رہی تھی

جبکہ نسرین نے یہ جھوٹ ہے یہ جھوٹ ہے چلانا شروع کر دیا تھا۔احسن یہ بکواس ہے کوئی ی مجھے بدنام کرنا چاہتا ہے پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے آپ میری بات تو سنے وہ گھبرا کر احسن خان کی طرف آئی ی اور ان کے ہاتھ تھامنے لگی تو وہ دو قدم پیچھے

ہوئی ے کون کریے گا ایسا بولو یہ سب تو تمھارا لاڈلا یا وہ بدنام کیوں کرے گا تمھیں اس کی کیا دشمنی ہے تم سے تم ماں ہو اس کی وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولے

مجھے پتا یہ اب اس کیمنی نے کیا ہے ابھی بتاتی ہوں اس چنڈال کو وہ عشا کو مارنے کے لیے آئی ی تو عدیل اور واسع ان کے سامنے آ گے

سمیع اب اس کو لے آو اب اس کی باری ہے واسع نے باہر دیکھتے ہوئے بولا

سمیع جس کو لے کر اندر آیا اس کو دیکھ کر ہر کوئی ی اپنی جگہ جم گیا تھا

****

سمیع جس کو لیے کر آیا تھا وہ نعیم تھا ۔ پر وہ یہاں کیسے اور یہ کس حال میں تھا۔

کیوں کہ نسرین نے سب کو بولا تھا کہ نعیم باہر چلا گیا ہے اور وہاں بہت اچھی جگہ نوکری کر رہا ہے بڑے عیش کی زندگی بسر کر رہا ہے

جب کہ یہ تو وہیل چیئر پر تھا اور اس کا حال بھی بہت برا تھا شاید اس کو لقوہ تھا جس کی وجہ سے اس کا منہ ٹیڑھا تھا

یہ سب کیا ہے نسرین تم نے تو بولا تھا خرم کویت میں ہے وہاں اس کی اچھی جاب ہے اور یہ سب کیا ہوا کیا ہے اس کو یہ آیا کب تم نے کچھ بتایا کیوں نہیں احسن خان نے نسرین سے پوچھا

وہ بے یقینی سے کبھی نعیم کبھی واسع سمیع اور کبھی احسن خان کو دیکھ رہی تھی وہ خاموش تھی کچھ نہیں بول رہی تھی۔تب احسن خان نے ان کا بازو پکڑا اور زور سے بولے تم اسے کیا دیکھ رہی ہو میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے تمھیں میری بات کی سمجھ نہیں آرہی

امی ابو نے کچھ پوچھا ہے ان کو آپ جواب دیں گی کہ میں بتاو اس کا انداز پھنکارتا ہوا تھا

۔

نسرین نے گویا نہ بولنے کی قسم کھالی تھی۔وہ بڑی غضبناک آنکھوں سے واسع کو دیکھ رہی تھی جس نے ان کا برسوں پرانا کھیل بگاڑ دیا تھا۔اور اب وہ سب کے سامنے اپنی ہی ماں پر سوتیلی بہین کو ترجیع دے کر ان کو سب کے سامنے بے نقاب کرنے کی پوری تیاری کر چکا تھا۔

مجھے لگتا ہے امی آج کچھ نہیں بولنے والی آج بس مجھے ہی اختیار ہے بولنے کا تو ٹھیک ہے ۔پھر ٹائی م ضائی ع نہیں کرتے شروع کرتے ہیں۔

اب وہ پھر سے ایک اور سی ڈی لگا رہا تھا۔

(آپ سوچ رہے ہونگے پہلے دو سی ڈیز میں کیا تھا تو پہلے ان کی بات کرتے ہیں۔

پہلی سی ڈی میں پلوشہ کو کسی لڑکے کے ساتھ دکھایا گیا تھا۔ جو اس کو اکسا رہی تھی اس ویڈیو میں دیکھا جا سکتا تھا۔ کہ وہ لڑکا جس کا چہرہ نظر نہیں آرہا وہ پلوشہ کو یہ سب کرنے سے روک رہا ہے اور نسرین کی بھی کچھ ایسی ہی قابل اعتراض تصویریں تھی جن کو بڑی مہارت سے فوٹو شاپ کیا گیا تھا)

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور دوسری ویڈیو وہی عشا کی تھی جو اس رات نسرین نے احسن) اور عدیل کو اور باقی سب کو دیکھائی ی تھی جس پر عشا نے اپنے کانوں پر رکھا تھا اب تھا ویڈ یو کا دوسرا پارٹ جس پر سب کی آنکھیں کھول گی تھی۔ وہ تھی وہ اصل ویڈیو جس میں صاف نظرآرہا تھا کیسے نیعم عشا کے ساتھ زبرستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا خود کو بچانے کے (لیے وہ کیسے بھاگ رہی تھی تو اس کا وہ سوٹ پھٹا تھا۔

اب تیسری ویڈیو چل رہی تھی۔ یہ انکے گھر اوپر والے کمرے کے باہر کا منظر تھا۔ جہاں نسرین اور خرم کھڑے اپنے پلان کے کامیاب ہونے پر ایک دوسرے کو داد دے رہے تھے۔ اور نسرین اپنے دل کا حسد بیان کر رہی تھی۔ واسع نے ریموٹ سے ویڈیو روک دی تھی۔ کمرے میں گہری خاموشی تھی۔ جس کو احسن خان کی گرج دار آواز نے توڑا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خبیث عورت اتنا زہر اتنی کدورت تھی تجھے میری معصوم بیٹی سے کہ تو اپنے حسد اور جلن میں اس کو اتنا بدنام کر دیا تجھے ذرا شرم نہ آئی ذرا رحم نہ آیا تجھے اس پر۔ وہ نسرین پر ہاتھ اٹھانے لگے تو واسع نے روک لیا

روک جائیں ابو ابھی ذرا صبر کریں وہ آہستگی سے بولا پہلے ان کی بھی سن لیں

مجھے معاف کر دیں احسن بھائی ی میں نے آپا کے کہنے پر عشا کو ہمیشہ تنگ کیا اور عدیل کی مہندی والے دن بھی اس دن بھی میری غلطی تھی۔ وہ بہت اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔ لقوہ کی وجہ سے اس کا منہ ٹیڑھا ہو گا تھا۔ اس کو بولنے میں بہت دقت ہر رہی تھی وہ اتنا بولنے کے بعد اب اپنا سانس بحال کر رہا تھا جو اکھڑ رہا تھا۔ سمیع نے اس کو پانی پلایا اب وہ منہ صاف کر کے پھر سے بولنے لگا تھا عدیل کی شادی والی رات بھی میں آپا کے کہنے پر عشا کے کمرے میں گیا تھا۔ اور وہ سب کیا تھا۔ اور وہ کچھ بولنے لگا تھا۔ حاذق جو اب تک بلکل خاموش کھڑا تھا شیر کی طرح نعیم پر جھپٹا تھا۔ اس کے منہ پر پے در پے مکے مارنے لگا خبیث انسان گھٹیا وہ ابھی خرم کو اور بھی مارتا عدیل نے اس کو پیچھے سے پکڑا تھا وہ جوش سے اپنے آپ کو چھوڑا رہا تھا۔ جبکہ نعیم کو سانس روکنے لگا تھا تو سمیع اس کو باہر لے گیا

چھوڑ دیں مجھے چاچو میں اس بدبخت کو مار دوں گا خون پی جاوں گا اس کمینے کا وہ عدیل کے ہاتھوں سے پھسلتا جا رہا تھا۔ جب واسع اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا اور اس کو گریبان سے پکڑا اب کیوں اتنا اچھل رہے ہو بھائی ی اب کیوں تماشہ کر رہے ہو ہاں جب آپی کو

تمھاری ضرورت تھی تب تمھاری یہ محبت یہ غیرت یہ جوش کہاں گیا تھا۔تب تم کہاں تھے جب عشا آپی کو دھکے دے کر گھر سے نکالا گیا تھا۔جب اس کے سر دوپٹہ نہیں تھا ان کے پاوں میں جوتی نہیں تھی۔اور رات کے اندھیرے میں باہر کھڑی دروازہ بجارہی تھی۔تب کہاں تھے تم اور تمھاری یہ جوش و غیرت آج سب جانے کے بعد ابال اٹھ رہا ہے تمھارے خون میں آپ دونوں تو ایک ہی ماں کی اولاد ہو جب آپ اتنے غیرت مند تو آپ کی بہن کیوں نہیں ہو گی ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے ایک ہی ماں کا دودھ پینے والے دو لوگ اتنے الگ نہیں ہو سکتے

اگر آپی غلط ہے تو تم بھی غلط ہو میرے بھائی ی واسع اس کا گریبان چھوڑ کر چیخ کر بولا تھا۔

آپی اس رات کسی کے ساتھ نہیں گی تھی۔ انہوں نے آپی کو دھکے دے کر گھر سے نکالا تھا یہ بول کر آپ اور چاچو آپ کو اب اس گھر میں نہیں رکھنا چاہتے وہ نسرین کی طرف اشارہ کرکے بولا تھا ۔

جھوٹ ہے یہ خود بھاگی بسسسسسس امی امی بس اب پھر یہ لفظ دوبارہ نہیں وہ نسرین کو واسع نے ٹوکا آپ جانتی ہیں امی جب آپ اور آپ کے بھائی نے عشا آپی کو بے عزت کر کے ننگے سر اور ننگے پاوں گھر سے دھکے دے کر گھر سے نکلا تھا تو وہی لان میں شامیانے کے پیچھے آپ کو یہ سب کرتا کون دیکھے رہا تھا۔ وہ میں تھا امی وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا تھا۔ جی آپ تو سمجھی تھی آپ کا کسی نے نہیں دیکھا تو یہ آپ کی غلطفہمی ہے میں نے سب دیکھا تھا۔ اور وہ ویڈیو بھی میں نے بنائی تھی جب آپ اور آپ کے کم ظرف بھائی نے عدیل چاچو کی مہندی والے دن وہ سب کیا تھا آپی کے ساتھ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب تم یہ سب جانتے تھے تو اتنا عرصہ خاموش کیوں رہے پہلے کیوں نہیں بتایا یہ سب عدیل کو سب سے پہلے ہوش آیا تھا۔ کچھ پوچھنے کا ورنہ ایک کے ایک انکشاف کے بعد سب کی بولنے کی صیلاحت مفلوج ہو گی تھی جیسے۔

پہلے پہلے کب بتاتا آپ کو چاچو جب بھی عشا آپی کا ذکر کرنا چاہا آپ نے اور ابو نے ہمیشہ

خاموش کرادیا جب کبھی کوشش کی ابو نے بے تحاشہ مارا ایک بار میں نے امی کو بولا تو انہوں یہ بول کر مجھے خاموش کردایا کہ اگر یہ بات میں نے آپ سے یا چاچو سے کی تو وہ عشا آپی کو اور میرے دونوں بھائی وں مار دیں گی تب میں چھوٹا تھا ڈر گیا تھا۔اب مجھے کسی کا ڈر نہیں وہ حاذق کی طرف دیکھ کر بولا آج جو میری عمر ہے یہی تھی نا اس وقت آپ کی عمر بھائی ی تو آپ کو کیوں نہیں یقین آیا آپ کا اپنی ماں جائی ی پر اگر آپ اس دن آپی کی ڈھال بن جاتے تو کوئی ی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ضبط سے اس کی آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جھوٹ بول رہے ہوں تم یہ سب بکواس تمھیں اس چنڈال نے سکھائی ی ہے اس کا تو میں وہ حشر کروں گی یہ یاد رکھ گی نسرین نے عشا کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا جو حاذق نے روک لیا اب نہیں مسز احسن اب اگر ایک اور لفظ میری بہن کو بولا تو میں بھول جاو گا تم میرے باپ کے نکاح میں ہو ۔وہ مضبوط لہجے میں بولا تھا عشا نے سر اٹھا کر اپنے جوان ہوتے بھائی یوں کو دیکھا ایک اس کی ڈھال بنا کھڑا

تھا ۔ تو دوسرا اس پر لگے سارے الزام رد کرنے کی جی جان سے کوشش کررہا تھا۔

آپ جانتے ہیں میں جھوٹ نہیں بولتی کبھی آپ سے کچھ نہیں چھپایا وہ اپنے ہاتھوں سے ساری بازی نکلتا دیکھ کر پھر سے احسن خان کو اپنی باتوں میں الجھانے کی کوشش کررہی تھی۔واسع تو ابھی چھوٹا ہے یہ الٹی سیدھی کہانیاں سنا کر عشا کو بچا رہا ہے میں نے آپ کے سامنے قسم بھی کھائی ی تھی یاد ہے آپ کو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب جھوٹ تھا آپا اب تو بس کردے بھائی ی عشا بلکل بے قصور ہے یہ پاکدامن ہے اس نے کبھی مجھے نہیں اکسایا ہمیشہ میری غلطی تھی۔یہ پاکدامن تھی اور ہے ہر بار میرے ارادے غلط تھے آپا کو عشا سے حسد جلن تھی یہ اد کو سب کی نظروں سے گرا کے اس گھر سے نکلوانا چاہتی تھی جو عدیل کی شادی والی رات کو پورا ہو گیا اور اس دن میں آپا نے مل کر عشا کو جھوٹ بول کو دھکے دے کر گھر سے نکالا تھا کی عدیل اور آپ چاہتے ہیں کہ عشا یہ گھر چھوڑ جائے اس کے بعد آپا نے آپکے سامنے جھوٹا قرآن اٹھایا

تھا۔عشا اس راحیم بابا کے ساتھ اپنے ماموں کے گھر گی تھی یہ بات میں اور آپا جانتے تھے۔کیوں کہ اگلے دن مجھے رحیم بابا نے بتایا تھا انہوں نے خیریت سے عشا کو اس کے ماموں کے گھر چھوڑا تھا۔خرم نے بہت مشکل سے ساری بات بتائی ی بار بار اس کا سانس روکتا تھا۔عشا میں معافی کے قابل تو نہیں اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا جن پاوں سے میں تمھاری طرف آیا تھا اس پر فالج کے اٹیک سے میں اب چلنے کے قابل نہیں رہا جو ہاتھ تمھاری طرف بڑھائے وہ اب میرے اپنے کسی کام کے نہیں کیوں کے میری داہنی طرف فالج ہوا جس سے میں ٹھیک تو ہو گیا پر داہنی سائی یڈ بری طرح متاثر ہوئی ی ہے میں اب اس طرف سے کوئی ی حرکت نہیں کر سکتا اور یہ منہ جس سے تم پر الزام لگایا اس پر بھی لقوہ ہو گیا اب ہر کوئی ی مجھے گھن کھاتا ہے۔میں تم کو یہ سب اس لیے نہیں بتا رہا کہ تم ترس کھاو مجھے پر بلکہ اس لیے بتا رہا ہوں میں برا تھا تو میرے ساتھ برا ہیونا تھا۔وہ نظریں نیچی کیے ندامت سے بولا تھا وہ ہاتھ جوڑے عشا سے سپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا تھا۔

اب سب عیاں ہو گیا تھا خرم کے سب اپنے منہ سے قبول کرنے کے بعد نسرین وہی بیٹھی اپنا منہ اور بال نوچ رہی تھی اور خرم کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

آج اس کے ہاتھ سے سب نکل گیا تھا اس کا گھر شوہر اور بیٹے بھی

اب کیا فائدہ نسرین بیگم خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے تم نے عشاک پھنسایا اس کو بدنام کیا دیکھو اس اللہ کا نظام آج تمھارے اپنے بیٹے نے اس بچی پر سے سارے داغ دھو دیے تم خالی ہاتھ رہ گی ہو ان کی کوئی ی خاتون رشتے دار نے اٹھ کر تاسف سے نسرین کو دیکھ کر بولا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کیا بولو گی تم نسرین احسن خان اس کے سر پر آکر بولے دل تو کرتا ہے تمھیں تین لفظ بول کر آزاد کر دوں پر یہ سزا تو بہت کم ہے تمھارے اس گھٹیا عمل کے لیے

عشا اپنے اوپر سے لگے الزامات سے بری ہونے کے بعد اب بھل بھل رو رہی تھی جب اس کے دونوں بھائی ی اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے آنسو صاف کرنے لگے ایک طرف سے حاذق ایک

طرف سے واسع پھر دونوں اس کے گلے لگے

یہ منظر دیکھے کر سب روتے ہوئے مسکرائے تھے۔عدیل بھی شرمندہ سا عشا کے پاس آیا تو عشا اس کے سینے سے لگ کر پھر سے رونے لگ گی تھی۔کیا چاچو ہم نے اتنی مشکل سے اپنی بہن کو چپ کرایا تھا آپ نے پھر رولا دیا واسع نے مصنوعی ناراضگی سے بولا تو عدیل عشا کو اپنے ساتھ لاگا کر ہنسا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس دن میں نے بہت مارا تھا۔ تمھیں بہت غلط کیا تھا تمپر اعتبار نہ کر کے کیا تم مجھے بھی معاف کرو گی عشا احسن خان اپنے بازو کھولے کھڑے تھے اور عشا کو دیکھتے ہوئے بولے تو عشا دوڑ کر ان کے پاس گی اور ان کے سینے لگی اور کبھی ان کے ہاتھ چومتی تو کبھی ان کے سینے پر سر رکھتی وہ اس کے سر پر اپنے لب رکھ کر اس سے معافی مانگ رہے تھے۔

یہ تو آپ لوگ مانتے ہو کہ عشا بے قصور ہے۔باہر کی دنیا کو کون یقین دلائے گا آپ کی

اس بیٹی کا کون اس سے شادی کرے گا کون اعتبار کرے گا اس کی پارسائی بتائے مجھے کون سا وہ شریف خاندان ہے جو اس کو اپنے خاندان کا حصہ بنائے گا نسرین ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی تھی۔

میں کروں گا عشا سے شادی میں بناوں گا اس کو اپنی دلہن مجھے عشا پر خود سے زیادہ یقین ہے اس کو اپنانا میرے لیے اعزاز کی بات ہے شہریار نے بولا تو سب نے موڑ کر باس باقاور سے بندے کو دیکھا جیسے دیکھ کر واسع کے لب سیٹی بجانے کے انداز میں گول ہوئے تھے اور حاذق کو بھی اس کو دیکھ بہت کچھ یاد آیا تھا اور اس کے لب مسکائے تھے جب کہ کچھ فاصلے پر کھڑی عنایہ نے حاذق کو دیکھ کر منہ بنایا تھا۔۔

احسن خان نے جتاتی ہوئی نظروں سے نسرین کو دیکھا تھا جواب کافی شرمندہ اوت ہاری ہوئی لگ رہی تھی جبکہ وہ سب خوش اور مطمئن لگ رہے تھے۔کچھ دیر بعد وہ عشا کے پاس آئی اور معافی مانگنے لگی عشا گہری سوچ میں ڈوب گی

<<<<<<<<<<<<<

وہ ابھی ابھی گھر واپس آئے تھے۔یار وشمہ ایک کپ اچھی سی چائے تو بنادو بہت تھکاوٹ سی ہو رہی ہے۔وہ اپنے کندھے دباتے ہوئے بولا۔

وہ کمر کی دونوں طرف ہاتھ رکھے کھڑی اس کو گھور رہی تھی۔جی شہزادے اور کچھ حکم کریں رعایا صرف چائے یا ساتھ میں کچھ اور بھی لاوں جناب کے لیے وہ لہک لہک کر بولی

کیا ہو گیا طبعیت تو ٹھیک تمھاری یہ بول کس طرح رہی ہو تم وہ جو لیٹنے لگا رہا تھا۔وشمہ کی بات پر سیدھا ہو کر بیٹھا اور سوالیہ نظروں سے وشمہ کو دیکھ کر پوچھا

مجھے کیا ہونا بلکل ٹھیک ہوں۔دماغ تو شاید آپ کا کسک گیا بھائی ی مجھے بتائے بھلا کیا

ضرورت تھی۔ہیرو بننے کی آپ کو منع بھی کیا تھا۔پر آپ کو میری بات سمجھ نہیں آتی پاگل لگتی ہوں میں آپ کو مانا چھوٹی ہوں پر عقل کافی ہے کیا ضرورت تھی وہاں اس طرح بولنے کی میں کروں گا عشا سے شادی

ا

پہلے وہ غصے سے اور آخری بات منہ بنا کر بولی تو شہریار جو منہ پر ہاتھ رکھے اس کی بات خاموشی سے سن رہا تھا۔ایک دم زور سے ہنسا پڑا

وشمہ جو اپنے دھیان میں تھی۔ایک دم سے ہنسنے پر ڈر گی کیا بھائی ی ڈرا دیا اس طرح کون کرتا ہے وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر بولی

ہائے لڑکی اپنے بھائی ی پر اتنا ظلم کر ہی ہو تو بیچارے خرم بھائی ی کا تو اللہ ہی حافظ وہ مصنوعی کراہا کر بولا

بات کو نا بدلو بھائی ی جو پوچھا ہے وہ

ہاں بہت ضروری تھا جبھی میں بولا تھا وہ سنجیدگی سے اس کی بات کاٹ کر بولا تم نے دیکھا نہیں تھا کیسے وہ خاتون ایک بار پھر میری عشا پر پھر سے ٹون کر رہی تھی میری برداشت سے باہر تھا۔ کل بھی یہ بات کرنی تھی تو آج میں کیا برائی ی تھی اور مجھے نہیں لگتا کسی کو اعتراض ہو گا۔

میں کل بھی اس اپنا بنانا چاہتا تھا اور آج بھی میرے لیے وہ بہت اہم ہے۔

اللہ میری عشا یہ عشا آپ کی کب سے ہو گی بھائی ی بتایے ذرا وہ آنکھیں گھوما کر بولی

جاو تم چائے بنا کر لاو پھر بتاتا ہوں تمھیں سب جب تک میں فریش ہو کر آتا ہوں چلو جلدی سے اٹھو اب وہ اس کو کھڑا کر کے کچن میں جانے کا بول کر خود اوپر اپنے کمرے

میں جانے لگا میری عشا کہتے ہوئے اس کے لب مسکائے تھے۔

**********_*

عشا کچھ کھاو گی عنایہ نے کب سے خاموش لیٹی ہوئی عشا سے پوچھا وہ کب سے آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی ہوئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں بھوک نہیں ہے۔وہ تھکن زدہ سی بولی

اچھا اٹھ کر بیٹھو اب کیا پڑی ہوئی ہو مجھے پتا ہے تم جاگ رہی ہو نیند نہیں آرہی بہانے بنا رہی ہو تم فضول کے ن ئی جگہ ہے کہاں سے نیند آنی ہے میرے ساتھ بات کرو یار اسے چپ مت رہو کچھ تو بولو وہ سا کا ہلاتے ہوئے بولی

احسن خان کے بے حد اصرار پر سہیل عشا کو ان کے گھر چھوڑ گے تھے۔ کل قران خوانی کے بعد لیے جانے کے وعدے پر عشا وہاں نہیں روکنا چاہتی تھی تو عنایہ بھی اس کے ساتھ روک گی تاکہ اس کو سہارا رہے ماموں کے سمجھانے پر وہ روک گی تھی۔ کچھ دیر وہ باہر سب کے پاس بیٹھی رہی اب کافی دیر سے وہ لیٹی ہوئی ی تھی جو عنایہ کی برداشت سے اب باہر تھا۔

تم اٹھوں گی کہ پانی ڈالو تم پر وہ اس کو ورانگ دیتے ہوئے بولی

کیا مصیبت ہے تم کو ذرا آرام نہیں سونے کیوں نہیں دے رہی تم عناہ وہ اٹھ کر غصے سے بولی

اوے اوے مادام تم سو نہیں تھی سونے کا ناٹک کر رہی تھی

یہ تم میرے ساتھ یہ نہیں کر سکتی میں تم سے اور تمھاری عادتوں سے باخوبی واقف ہو اب بتاو کیوں پریشان ہو اب تو سب ٹھیک ہو گیا۔سب کو ساری حقیقت پتا چل گی۔ سب مطلع صاف ہو گیا سب کو تمھاری بے گناہی کا پتا چل گیا اور گنہگار سب کے سامنے ہیں۔اپنا جرم مانا اور تم سے معافی بھی

معافی سے یاد آیا کیا سوچا تم نے کیا تم ان دونوں کو معاف کر دو گی۔وہ بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اف عناہ کتنا بولتی ہو تم میں کون ہوتی ہو معاف کرنے اور نہ کرنے والی مجھے تو امید بھی نہیں تھی میں یوں سرخرو ہو جاو گی جیسے بھرے مجمے میں میری ذات بے مول ہوئی ی تھی۔ویسے ہی میرے بھائی ی نے مجھے سرخرو کر دیا میرا جھکا سر اٹھا دیا وہ سرشار سی بولی ایک منٹ تم نے بتایا نہیں تم حاذق سے ملی تھی۔اور

اور کیا ہے وہ سٹپٹائی ی

کچھ نہیں بس حاذق نے بتایا تمہاری اور اس کی ایک بار ملاقات ہوئی ی تھی۔اور پریشان میں تمھارے ان شہریار بھائی ی سے ہوں ان کو ایسے نہیں بولنا چاہِے تھا۔

کیوں اس میں کیا برائی ی ہے آپ کو پسند نہیں ہے وہ عنایہ کی کچھ بولنے سے پہلے دروازہ کھولا واسع اور حاذق اندر آئے اوواسع عشا کے ساتھ بیٹھ کر بولا۔

مجھے تو بہت اچھے لگے ہیں میری طرف سے تو ہاں ہے وہ فراخ دلی سے بولی میری طرف سے بھی اس نے واسع کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا جو اس پھیلا ہوا تھا

اور میری طرف سے بھی سب سے حاذق نے بھی ہاتھ رکھا اور میری طرف سے بھی سب سے آخر میں سمیع نے بولا اور ہاتھ رکھ کر سب کے ہاتھوں کو ہوا میں اڑا کر اب وہ

عشا سے گلے مل رہا تھا۔ تم کہاں غائب ہو گے تھے۔ واسع نے اس کو گھوری ڈالے پوچھا

میں نعیم ماموں کو چھوڑنے گیا تھا۔

کمرے میں خاموشی ہو گی تھی سب ایک دوسرے سے نظر نہیں ملا رہے تھے۔

اچھا یہ تو بتاو تم نے یہ سب کیسے کیا حالانکہ تم بہت چھوٹے سے عنایہ نے واسع سے بات کرنے لگی تاکہ سب کا دھیان ادھر سے ہٹا سکے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوٹا تو نہیں ہو سترہ سال کا ہونے والا ہوں میں کب سے یہ سب پلان کر رہا تھا مجھے اپنی بہن کو انصاف دلانا تھا۔ جبھی اتنی محنت کی وہ بولا

اچھا باڈی شاڈی بھی جبھی بنائی ی عنایہ اس کو چھیڑتے بولی

باڈی کا تو مجھے شوق ہے انسان ک پہلے اندر سے مضبوط ہونا پڑتا یہ باڈی ہائی ٹ اتنی

قابل فکر بات نہیں بڑے بڑے پہلوان ہوتے ہیں پر دل کمزور ہوتے ہیں اور بہت سے کمزور اور لاغر سے ہوتے ہیں پر ہمت و حوصلہ چٹان ہوتے ہیں۔ وہ بولا

ایگری بات تو سہی ہے تمھاری ورنہ بہت سے لوگ بنا دیکھے سمجھے کہی بھی کسی پر بھی انگلی اٹھا دیتے ہیں۔ بنا رشتہ اور بات جان بغیر وہ حاذق کو دیکھتے ہوئے بولی جب کہ اس نے شرمندہ ہو کر نظریں جھکا لیں تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***** ******

وہ ٹیبل پر چائے کے کپ رکھ کر شہریار کے سامنے بیٹھ گی تھی۔ اب بتاو بھائی ی اپنی لواسٹوری کب کہاں اور کیسے ملے تھے آپ عشا بھابھی سے آخری لفظ اس نے شرارت سے بولے

جبکہ اس نے زیر لب ان شاءاللہ بولا تھا۔ ہاں تو پہلی بار وہ ں میں اُور عنایہ کالج میں ملے

تھے۔اس دن میں پروفیسر صاحب کو ملنے گیا تھا

میں نہیں جانتا تھا اس دن میری اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی سے مل جاوں گا وہ عنایہ ایڈمیشن کے لیے آئے تھے پر وہ لوگ لیٹ ہو گے تھے عشا تو شاید ہار مان چکی تھی پر عنایہ بضد تھی کہ اسی کالج میں ایڈمیشن لیے گی وہ مجھے بلکل تمھاری طرح لگی تھی۔ وہ دونوں اس بات جھگڑا کر رہی تھی عشا کا کہنا تھا واپس چلتے ہیں پر عنایہ نہیں مان رہی تھی۔تب ہی میں ان کے پاس گیا تھا

وہ بات کرتے کرتے ماضی میں کھو گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عشا تم میری بات سنو میں کچھ کرتی ہوں یار ابھی سے کیوں ہار مان رہی ہو پہلے بھی تم نے ڈھائی سال ضائع کر دیے ہیں فضول میں اب اور تماشہ مت کرو وہ جھنجھلا کر بولی

پر تم نے سنا نہیں وہ کیا بول رہے ہیں سب سیٹ بک ہو گی ہیں اس سال نہیں مل سکتا عشانا کامی سے بولی

میں کچھ مدد کر سکتا ہوں آپ کی اگر آپ چاہیے تو وہ ان دونوں کے پاس آ کر بولا تھا۔

کیا آپ ہماری ہیلپ کر سکتے ہیں اور وہ کیسے عنایہ بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس طرح کہ میں آپ لوگوں کا ائیڈ مشن کرادوں گا میرے لیے کوئی ی بڑی بات نہیں یہ وہ بول تو عنایہ سے رہا تھا پر اکی نظریں عشا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔ وہ اس کو گھبرائی ی ہوئی ی بڑی اپنی اپنی سی لگی وہ باقی لڑکیوں سے بلکل مختلف تھی میک اپ سے پاک چہرہ اور اچھی طرح سے سر پر حجاب کیا ہوا تھا۔ وہ گھبراہٹ سے بار بار اپنے لب کاٹ رہی تھی۔ وہ اس کو دیکھنے میں کھو سا گیا تھا جب عنایہ نے اس کو آواز دی

۔

بتایا نہیں آپ نے آپ کیسے کریں گے جب وہ فضول سا بندہ کیا ہے وہ سر پر ہاتھ رکھ سوچنے لگی جو بھی ہے وہ بولا ایڈمیشن نہیں ہو سکتا اب سیٹیں نہیں ہیں۔ وہ اسٹارٹ ہو چکی تھی جبکہ عشا اس ک چپ ہونے کا اشارہ کر رہی تھی جس کو وہ خاطر میں نہیں لا رہی تھی۔

میں اسی کالج سے پڑھا ہوں ا کالج کے پروفیسرز اور پرنسپل میرے جاننے والے ہیں تو کوئی مس ئی لہ نہیں ہو گا آپ مجھے اپنے ڈاکومنٹس دیں دے اور اپنا نمبر بھی میں آپ کو انفارم کر دوں گا کل تک وہ بولا جب کہ اب عنایہ اس کو جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ڈروں مت تم میرے لیے وشمہ کی جیسی ہو بلکل اور میں خاصہ شریف بندہ ہوں تم کسی سے بھی یہاں پوچھ سکتی ہو میرے بارے میں سب جانتے ہیں مجھے وہ رسان سے بولا

باقی تو میں پتا کرلوں گی یہ وشمہ کون ہے وہ بولی

میری چھوٹی بہن

او پھر ٹھیک ہے میرا نام تو عنایہ شاہ ہے اور یہ میری پیاری اور بھولی دوست عشا خان ہے۔اور آپ کا کیا نام ہے بھائی ی وہ اپنی اور اس کی فائی ل اس کو دیتے ہوئی ے مسکراتے ہوئے بولی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا نام شہریار ملک ہے وہ بھی جواب میں مسکرایا ایک دوسرے سے نمبر کے تبادلے کے بعد وہ دونوں گھر کے لیے چل دی عشا کو اس سب پر اعتراض تھا پر عنایہ نے اس کو یہ بول کر چپ کرایا تھا سب برے نہیں ہوتے پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی عشا نے اس کو کچھ سمجھانا چاھا پر وہ سر جھٹک کر چلتی رہی

&%&&&***----

واہ کیا بات ہے پہلی ہی نظر میں دیوانہ کردیا اس نے میرے بھائی کو وہ بھی اتنا کہ میرا بھائی بنا موسم کی پرواہ کیے روزانہ کالج کے چکر لگانے لگا۔وہ بھی لوفر لڑکوں کی طرح آخری بات اس نے آہستگی سے بولی پھر بھی شہریار نے سن لی

یہ تم نے مجھے لوفر کیوں کہا ہے۔میں تمھیں ایسا لگتا ہوں یار وہ تو اس لیے جاتا تھا۔کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔نہ وہ ملتی تھی اور کبھی فون پر بات کرتی تھی جبھی مجھے مجبور ہو کر یہ سب کرنا پڑتا تھا۔

اچھا نا زیادہ شرمندہ اور سینٹی ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں ایسا کرتی ہوں۔ان کو یہاں پکا پکا لانے کا انتظام کرتی ہوں۔بولیے کیا خیال ہے۔

خیال تو بہت نیک ہے پر وشمہ وہ مان جائیں گی کیا میں نے ایک دو بار کوشش کی ہے۔ پر وہ مثبت جواب نہیں دیتی اس کو شاید اعتبار نہیں ہے اور وہ محبت بھی نہیں کرتی مجھ سے۔

بھائی ی جہاں تک بات اعتبار کی ہے وہ سب آپ کو پتا ہے جب اپنے باپ بھائی ی برے وقت میں ساتھ چھوڑ دے تو سب سے اعتبار ختم ہو جاتا ہے اور رہی بات محبت کی تو وہ آپ سے محبت تو کرتی ہے بس وہ ڈرتی ہے کہ کبھی آپ بھی اس کا ساتھ نہ چھوڑ دوں وہ اطمینان سے بولی

تم تم کیسے جانتی ہو یہ کہ وہ کرتی ہے مجھ سے محبت اور میں کیوں اس کا ساتھ چھوڑ وگا۔ میں سانس لینا تو چھوڑ سکتا ہوں پر اس کا ساتھ نہیں کیوں کہ اس کے بعد مجھے سانس ہی نہیں آنا وہ ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا اور بڑے جذبے سے بولا

مجھے عشا نے کچھ نہیں بتایا بس مجھے پتا ہے اب دیکھے میں کیا کرتی ہوں وہ عجیب سے انداز میں بولی

اچھا پھر کیا ہوا وہ بولی

پھر وہ بولا تو اس کی آنکھوں کے سامنے پھر سے ماضی لہرایا۔

اوں بہت بہت تھنکس شہریار بھائی ی آپ نے تو واقعی کمال کر دیا۔ کل اس بندے کی کتنی منتیں کی پر وہ نہیں مانا۔ آپ گریٹ ہو بھائی ی عنایہ عشا کے ساتھ کالج آئی ی تھی ان کو شہریار نے بلایا تھا۔

اس نے ان کا ایڈمیشن کروایا تھا۔

عنایہ کا تو خوشی سے ٹھکانہ نہیں تھا جس کا وہ برملا اظہار کر رہی تھی۔جب کہ عشا بے زار سی کھڑی تھی۔

جب تمھیں بہن بنایا ہے تو حق بھی ادا کرنا تھا۔اور آگے سے کوئی ی بھی اور کبھی بھی میری مدد چاہیے ہو تو بلا جھجک کہنا تھنکس بولنے کی کوئی ی ضرورت نہیں۔وہ خوشدلی سے بولا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنایہ نے مسکرا کر سر ہلایا

اچھا ایک بات تو بتاو تمھاری دوست کو کیا خوشی نہیں ہوئی ی جو یہ یوں خاموش کھڑی ہیں۔وہ عشا کی جانب دیکھ کر بولا جو ان سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔

یہ ایسی ہی ہے کسی سے زیادہ بات نہیں کرتی اور ایسے ہی سنجیدہ رہتی ہے اور خوش کیوں

نہیں ہو گی بہت خوش ہے مجھے پتا ہے

لگتا تو نہیں وہ خوش ہیں تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں اوکے میں چلتا بیسٹ آف لک وہ بول کر چلا گیا

عنایہ یہ تو ان صاحب سے کچھ زیادہ باتیں نہیں کر رہی تھی۔اس طرح کسی پر اعتبار کرنا ٹھیک نہیں تم جانتی ہی کا ہو ان کے بارے میں وہ سنجیدگی سے بولی

میری بات سنو عشا انہوں مجھے بہن بنایا اور دیکھو کیسے انہوں نے ہمارا ایڈمیشن کرایا ہے اور سب پر شک نہیں کرتے وہ بہت اچھے ہیں سب ایک جیسے نہیں ہوتے کیوں کہ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی کسی پر تو اعتبار کیا کرو آئی ی سمجھ اب چلو عنایہ

بڑے پیارے سے سمجھاتے ہوئے بولی

***** ********

****

ایک ہفتے بعد

عشا تمھارا مسئلہ کیا ایک بار بولی ہوئی بات سمجھ نہیں آتی کب سے بول رہی ہوں اور تم

ہو کہ نخرے ہی نہیں ختم ہو رہے تمھارے

پتا نہیں تم کب تک خود کو ایسے بے مول کرتی رہو گی کتنا عرصے ہوا شہریار بھائی کب سے تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔ کتنا چاہتے ہیں وہ تمھیں اور تم پتا نہیں کونسے گلٹ ہیں جو ختم نہیں ہو رہے کتنے پیار اور چاہ سے انہوں نے اپنا رشتہ بھیجا ہے۔ عنایہ اس کو سمجھاتے ہوئے بولی

عشا اپنی دادی کی قرآن خوانی کے بعد اپنے ماموں کے ساتھ واپس آ گئی تھی۔سب نے اس کو روکا تھا پر اس نے وہاں اور روکنے سے منع کر دیا تھا۔اور اس نے نعیم اور نسرین کو معاف کر دیا تھا۔

اب میرے کچھ ریڈرز شاید ایگری نہ کریں کہ کیوں معاف کیا) نہیں کرنا چاہیے تھا جب ہمارا رب ہمھیں معاف کر دیتا ہے تو ہم کیوں نہیں قصاص لینا چاہیے پر معاف کرنا زیادہ افضل ہے جو سکون (معاف کر دینے میں آتا ہے اس کا اپنا مزہ ہے

اس کے اپنے ماموں کے گھر آنے کے بعد وشمہ اور اس کے والد اکرم ملک اپنے شہریار کا رشتہ لائے تھے سہیل صاحب کو تو بہت پسند آئے تھے وہ لوگ انہوں نے عشا کی رضا مندی جاننے کے لیے ان سے وقت مانگا تھا۔

اب عنایہ اس سے انکار کرنے کی وجہ پوچھ رہی تھی اور اس کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

جب کہ شہناز بیگم کو اس کے انکار کرنے کی بات بے تکی لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں شاپنگ کرنے آئی ہوئی تھی۔اب بس کروں عنایہ میں تھک گی ہوں عشانے دہائی دی کیا یار ابھی تو کافی کچھ لینا ہے وہ لوگ عنایہ کے بھائی کی شادی کے لیے شاپنگ کر رہے تھے۔عنایہ نے اتنا کچھ لے لیا تھا اور ابھی بھی اس کی شاپنگ رہتی تھی۔اچھا آؤ گول گپے کھاتے ہیں وہ دونوں اب مزے سے گول گپے کھا رہی تھی جو وہ دونوں کسی وقت بھی کھا سکتی تھیں وہ بڑے خوشگوار موڈ میں تھی جب ان کے سامنے شہریار آکر بیٹھ گیا جب کہ عشا کے گلے میں پھندہ لگ گیا اس نے عنایہ کو گھور کر

دیکھا تو وہ اس کو وکٹری دیکھا کر باہر چلی گی۔ شہریار نے کھانستی ہوئی ی عشا کو پانی دیا اور بڑی میٹھی نظروں سے اس کو دیکھنے لگا۔ کھانسے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آگ ئے تھے جس کو شہریار نے اپنے رومال سے صاف کیا۔ اس کے ایسا کرنے سے جیسے وہ سانس لینا ہی بھول گی۔۔۔۔۔۔۔

******* *********** ******

وہ دونوں باکس سے نکلنے والے سامان کو دیکھ رہے تھے۔ ہونٹوں پر مسکان اور آنکھوں میں نمی تھی۔ یہ یاد ہے تمھیں سمیع عشا بولی تو سمیع نے اثبات میں سر ہلایا

یہ ابھی تک آپ کے پاس ہے آپی وہ باکس سے نکلنے والی چیزوں کو چھوتے ہوئے بولا

جی ہاں یہ تو آپ آپی نے کس مقدس امانت کی طرح سنبھال کر رکھی ہوئی ی تھی ۔ مجال ہے کبھی کسی ہاتھ لگانے دیا ہو

جب اس کا اپنا دل کرتا اس کو جی بھر کر دیکھتی چومتی اور پھر سے اس باکس میں رکھ دیتی۔

عنایہ جو عشا کے کپڑے پیک کر رہی تھی۔وہ چھوڑ کر عشا اور سمیع کے ساتھ آکر بیڈ پر بیٹھ گی۔اور ان چیزوں ک دیکھنے لگی جو آج تک عشا نے بہت سنبھال کر رکھ تھی اور اب وہ یہ اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپی یہ کیوں رکھا ہوا ہے اس کو پھینک دیں فضول ہے آپ کو تکلیف ہو گی سمیع ایک دم سے بولا

نہیں میں اس کو کبھی نہیں پھینک سکتی اور اس سے مجھے کبھی تکلیف نہیں ہوئی ی بلکہ حوصلہ ملا ہے اس میں میرے چھوٹے سے بھائی ی کا پیار اور اس کی فکر ہے

وہ دوپٹہ اوڑھ کر بولی دیکھو ذرا اس دوپٹے میں آج بھی تمھارے ان چھوٹے ہاتھوں کی خوشبو ہے جو اس رات تم نے مجھے دیا تھا اور یہ پیسے میرے لیے ساری دنیا کی دولت سے انمول ہے جو تم نے اپنے گلک سے توڑ کر دیے تھے میں ان کو کبھی خرچ ہی نہیں کر سکی اور نہ کبھی کروں گی ان پیسوں میں میرے چھوٹے سے بھائی ی کی بڑی سی فکر ہے اگر اس رات تم مجھے یہ دوپٹہ نہ دیتے تو شاید آج میں اتنی خوش نہ ہوتی تم نے میرا سر اس وقت ڈھانپا تھا جب سب نے مجھے سے کنارا کر لیا تھا۔ مجھے اپنے اس چھوٹے سے پر بہت بہادر اور اور سمجھ دار بھائی ی پر مان و فخر ہیں وہ اس کو گلے لگا کر بولی تو عنایہ نے نم آنکھوں سے ان دونوں کو مسکرا کر دیکھا اور خود بھی ان دونوں کے گلے لگ گی۔

کیا بات اتنا پیار اس نکمے سے اور ہم دونوں کو گدھوں کی طرح کاموں میں لگایا ہوا ہے۔ واسع اور حاذق کمرے میں آئے اور تینوں کو دیکھ کر بولے

کیوں کہ تم گدھے ہو اب تمھیں گلہ کیسے لگائے عنایہ نے حاذق کو دیکھ کر منہ بنایا اور بولی

جب کہ اس کے گدھا کہنے پر واسع نے عشا کو آنکھ ماری کیا آپ مجھے تو نہ کہتی گدھا حاذق بھائی ی کی بات الگ ہے وہ مصنوعی ناراضگی سے بولا

تجھے تو میں ابھی بتاتا ہوں حاذق واسع کو گلے سے پکڑنا چاہا مگر وہ اس کو چکر دے کر بھاگ گیا اب تو بچ ذرا میسنے کسے جوڑا بیٹھا بہن کا لاڈلا حاذق سمیع کی جانب بڑھا پر وہ بھی رفو چکر ہو گیا اب حاذق ان کی پیچھے باہر گیا تو عشا اور عنایہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسی اور پھر سے سامان پیک کرنے لگی۔

اگلے دن پورا گھر صبح سے شور شرابے سے گونج رہا تھا

پورا گھرانہ کسی نہ کسی کام میں مشغول تھا۔ عشا چلو بھی ناشتہ کرو پھر اور کام بھی ہیں وہ اس کے سامنے ناشتہ رکھتے ہوئے بولی

واہ کیا بات ہے اکیلے ناشتہ ہو رہا ہے واسع آکر دھپ سے بیٹھا ساتھ ہی ناشتہ کرنے لگا کچھ دیر بعد وسیم فضا سمیع بھی آگے وہ سب اب مل ک بیٹھے تھے حاذق کھڑا ان کو دیکھ رہا تھا جب عشا اٹھ کر اس کے پاس گی تم بھی آجاو آخری ناشتہ مل کر کرتے ہیں بعد میں کبھی موقعہ ملے یا نہیں ودڈبڈ بائی ی سی آنکھوں سے دیکھ کر بولی اس کے گلے میں گلٹی ڈوب کر ابھری تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ نہ کرے یہ ہمارا آخری ناشتہ ہو کل بھی ہم ساتھ کریں گے ناشتہ پر ایک بندہ اور بڑھ جائے گا وہ لب باہم ملا کر ہنس کر بولا تھا ان شاءاللہ وہ دونوں مسکائے حاذق نے عشا کو ساتھ لگایا اور ان سب کی طرف چل پڑا کیونکہ اب وہ سب شور مچا کر ان دونوں کو بلا رہے تھے یہ ناشتے کے بعد اپنے اپنے کاموں پر لگ گ ئے جب کہ عنایہ اور عشا پالر کی جانب چل دی تھی۔

وہ سب ہال کے لیے نکل گے تھے سب کی تیاری بڑی زبردست تھی۔

عشا مہرون اور گرین کلر کے لہنگے میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی جب کہ عنایہ بھی فان کلر کی میکسی میں گڑیا لگ رہی تھی۔ وہ دونوں اب ہال کی طرف جارہی تھی عشا بہت نروس ہو رہی تھی اس کے ہاتھ ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ جن کو بار بار عنایہ مسل رہی تھی کیا ہو گیا عشا اب سب ٹھیک ہے یار شہریار بھائی ی بہت اچھے ہیں وہ تمھارا بہت خیال رکھیں گے وہ اس کو تسلی دے کر بولی تو عشا دھیمہ سا مسکرائی ی

وہ سب ہال پہنچ گ ئے تھے اب بس شہریار اور اس کے گھر والوں کا انتظار تھا۔

کچھ دیر بعد بارات آنے کے شور پر عنایہ عشا کو بیٹھا کر باہر گی تو احسن خان اس کے پاس آئے اس کو گلے لگا کر پیار کرتے ہوئے اس سے معافی مانگنے لگے تو سہیل صاحب

بولے احسن بھائی ی اب معافی کا نہیں بیٹی کو رخصت کرنے کا وقت ہے

یہ سب تمھاری ہی مہربانیہے سہیل تم میری بیٹی کا اتنا خیال رکھا میں تمھارا احسان مند ہوں تم سے ہاتھ جھوڑ کر اپنے رویے کی معافی مانگتا ہوں

بس کریے بھائی ی چلیے اب بیٹی کو رخصت کرتے سب گلے ختم کرتے ہیں وہ ایک دوسرے کو گلے مل کر بولے

چلیں اب داماد کو ملتے ہیں وہ دونوں باہر چلے گے

شہریار آج بلیک شروانی میں کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔سب ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔جب وشمہ نے عنایہ کو اشارہ کیا اور وہ دونوں عشا کو لانے چلی گی

وان دونوں نے عشا کو دونوں طرف سے پکڑا ہوا تھا اور فضا نے اس

کالہنگا اوپر کیاہوا تھا۔ اور واسع حاذق نے پھیچے سے سمیع اور وسیم نے آگے سے ریڈ دوپٹہ پکڑا ہوا تھا جس پر بڑی نفاست سے گلاب کے پھول لٹک رہے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اسٹیج تک آئے تو شہریار نے کھڑ ہوکر عشا کی جانب ہاتھ بڑھایا تو خرم مصنوعی کھانسنے لگا جب کہ سب نے ہوٹنگ شروع کردی ۔ عشا نے جنھپ کر سر اورجھکادیا تو عنایہ نے زبردستی عشا کا ہاتھ شہریار کے ہاتھ میں دیا تھا۔ جس کو شہریار نے مضبوطی سے پکڑلیا تھا ۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رسموں اور چھڑ چھاڑ میں اچھاوقت گزرگیاتواکرم ملک نے سہیل صاحب سے رخصتی کابولاتوانہوں نے احسن خان کی طرف اشارہ کیا

کچھ دیر بعد وہ سب سے مل کر رخصت ہورہی تھی وہ رونے لگی تواکرم ملک نے اس کے سرپر ہاتھ رکھااور بولے اب تم میری بیٹی ہوں اب مت رونا

بھائی یوں سے مل کر اب وہ عنایہ سے مل رہی تھی شہریار یاد رکھنا

آپ بھائی ی تو ہو پر عشا جان ہے میری اس کو ہمیشہ خوش رکھنا وہ

اس کو انگلی دیکھا کر ورانیگ دیتے ہوئے بولی

اس کی بات پر سب مسکرائے جبکہ شہریار نے جھک کر عنایہ بولا ھا جیسا میری بہن کا حکم

وہ اب گاڑی میں بیٹھ کر اپنے گھر کے جانب جا رہے تھے اس کے لبوں پر شرمیلی سی

مسکان تھی اور شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے لبوں سے لگایا دشا نے اپنا ہاتھ اس

سے چھوڑنا چاہا تو شہریار نے اور مضبوطی سے پکڑا آج نہیں اب تم پر میرا پورا حق ہے وہ

پورے استحاق سے بولا تو عشا نے نظریں جھکا لیں اور وہ دونوں مسکرائے

اب زندگی سے کوئی ی گلہ نہیں تھا۔

کچھ راز اچھے لگتے ہیں جس عشا اور سمیع کا دوپٹے اور پیسوں والا جیسے عنایہ اور حاذق کے

تپھڑ والا واسع اور پلوشہ کا وہ ویڈیو والا (جی ہاں پلوشہ کی ویڈیو میں واسع اور پلوشہ تھے) اور جیسے شہریار اور عنایہ کا (وہ اور عشا جہاں بھی جاتی عنایہ اپنے بہن ہونے کے ثبوت پر شہریار جو بتاتی تھی تب ہی وقت پر شہریار ہر جگہ حاضر ہوتا تھا) اتنا تو چلتا ہے کیا خیال ہے

ختم شدہ (&**-=()-¥©"¢"!£¢

اب سب بتایے گا میرا پہلا ناول کیسا تھا پلیز کمینٹ ضرور کرنا تاکہ میں آگے بی ناول لکھ سکوں اب اجازت زندگی رہی تو نیو ناول میں ملاقات ہو گی دعائیوں میں یاد رکھنا سب اللہ آپ سب کو خوش رکھے جن جن لوگوں نے مجھے سراہا ہے بہت شکریہ آپ کے ساتھ اور پیار کا اللہ حافظ

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین